﴿......اِنَّ الفَضلَ بِيَدِ اللهِ يُؤتِيهِ مَن يشاء☆﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَن یَبعَثَکَ رَبکَ مَقَاماً محمودا﴾ (بنی اِسرائیل:۸۰)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ٦ جمعة المبارک ۱۱؍جون ۱۹۹۹ء شماره ۲۴

۲۶؍صفر ۱۴۲۰ ہجری ☆ ۱۱؍احسان ۱۳۷۸ ہجری شمسی

﴿ارشادات عالیه سیدنا حضرت مسیح موعود علیه الصلوٰة والسلام﴾

ہماری جماعت کو لازم ہے کہ صحابہ کا رنگ اپنے اندر پیدا کریں

"صحابہ کرامؓ کی حالت کو دیکھو کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہنے کے لئے کیا کچھ نہ کیا۔ جو کچھ انہوں نے کیا اسی طرح پر ہماری جماعت کو لازم ہے کہ وہی رنگ اپنے اندر پیدا کریں۔ بدوں اس کے وہ اس اصلی مطلب کو جس کے لئے میں بھیجا گیا ہوں پا نہیں سکتے۔ کیا ہماری جماعت کو زیادہ حاجتیں اور ضرورتیں لگی ہوئی ہیں جو صحابہؓ کو نہ تھیں۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے اور آپ کی باتیں سننے کے واسطے کیسے حریص تھے۔

اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو جو مسیح موعودؑ کے ساتھ ہے یہ درجہ عطا فرمایا ہے کہ وہ صحابہؓ کی جماعت سے ملنے والی ہے۔ وَ اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ۔(سورة الجمعة :۴)۔ مفسروں نے مان لیا ہے کہ یہ مسیح موعودؑ والی جماعت ہے اور یہ گویا صحابہؓ کی ہی جماعت ہو گی۔ اور وہ مسیح موعود کے ساتھ نہیں در حقیقت رسول اللہ ﷺ کے ہی ساتھ ہیں کیونکہ مسیح موعودؑ آپ ہی کے ایک جمال میں آئے گا اور تکمیل تبلیغ اشاعت کے کام کے لئے وہ مامور ہو گا۔

اس لئے ہمیشہ دل غم میں ڈوبتا رہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو بھی صحابہؓ کے انعامات سے بہرہ ور کرے ان میں وہ صدق و وفا، وہ اخلاص اور اطاعت پیدا ہو جو صحابہؓ میں تھی۔ یہ خدا کے سوا کسی سے ڈرنے والے نہ ہوں، متقی ہوں کیونکہ خدا کی محبت متقی کے ساتھ ہوتی ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ". (البقرة:۱۹۵)۔

(ملفوظات جلد ۲ مطبوعه لندن صفحه ۱۵۰)

اللّٰہ کا ولی

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص میرے ولی سے دشمنی کرتا ہے میں اسے جنگ کا چیلنج دے دیتا ہوں۔

(صحیح بخاری کتاب الرقاق باب التواضع)

ولی اللہ بننے کا طریق

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ ایڈیٹر اخبار "بدر" قادیان اوائل ۱۹۰۹ء میں اپنے دورہ ضلع گورداسپور کے دوران سیکھواں، تلونڈی جھنگلاں، ہرسیاں اور علی وال کے بزرگوں سے ملاقات کے بعد ۲؍مارچ کو دھرم کوٹ بگہ پہنچے تو انہیں میاں بدرالدین صاحبؓ نے بتایا کہ جب ہم پہلی دفعہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی خدمت میں پیش ہوئے اور بیعت کی تو آپ نے ہم کو نصیحت کی کہ:

"خدا تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ دیکھو جو بکری دودھ نہیں دیتی اور خالی چارہ کھاتی ہے وہ ضرور ہے کہ کسی وقت قصاب کے حوالہ کی جاوے۔ جو بیل خالی کھڑا رہے اور کچھ کام نہ کرے وہ بھی قصاب کے حوالہ کیا جاتا ہے۔ انسان کی زندگی کا پتہ نہیں کہ کب ختم ہو جاوے۔ **ہر وقت خدا کا خوف دل میں رکھو۔** کسی کا بنّہ (حد زمین) نہ توڑو اور توڑے تو خاموش رہو۔ **صرف خدا کے بن جاؤ۔ تم ولی اللہ ہو جاؤ گے۔**

(اخبار "بدر" قادیان ۱۸؍مارچ ۱۹۰۹ء)

خدمتِ دین کرتے ہوئے راہِ خدا میں وفات پانے والے بعض واقفین زندگی مبلغین کا ذکر خیر

یہ بھی اللہ کے فضل سے راہ خدا میں شہداء میں شمار ہونے چاہئیں

(خلاصه خطبه جمعه ۲۸؍مئی ۱۹۹۹ء)

لندن (۲۸؍مئی): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد تعوذ اور سورة فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورة البقرہ کی آیات نمبر ۱۵۴، ۱۵۵ کی تلاوت کی اور ان آیات کے ترجمہ کے بعد فرمایا یہ وہی سلسلہ شہادات ہے جو لمبے عرصہ سے جاری ہے اور لمبے عرصہ تک جاری رہے گا۔ حضور نے فرمایا کہ اس دفعہ ان شہداء کا ذکر کیا جا رہا ہے جن کو براہ راست دشمن نے قتل نہیں کیا بلکہ راہِ خدا میں خدمت کرتے ہوئے انہوں نے وفات پائی۔ اس پہلو سے یہ بھی اللہ کے فضل سے راہِ خدا میں شہداء ہی شمار ہونے چاہئیں۔

حضور ایدہ اللہ نے اس سلسلہ میں حضرت شہزادہ عبدالمجید صاحب مبلغ ایران کا ذکر فرمایا جو حضرت مسیح موعودؑ کے قدیم صحابہ میں سے تھے۔ آپ اپنے خرچ پر تبلیغ کے لئے نکلے اور بہت ہی پر مشقت حالات میں اور غربت میں بڑی وفا کے ساتھ تبلیغ کے کام میں مصروف رہے۔ آپ ایک افغان شاہی خاندان سے تھے۔ ایران میں ہی ۲۲؍فروری ۱۹۲۸ء کو وفات پائی۔

دوسرے مبلغ مولوی محمد رفیق صاحب کاشغر کا حضور نے ذکر فرمایا جو تحریک جدید کے مطالبہ پر صرف زادِ راہ لے کر جہاد پر نکلے۔ اور گلگت سے کاشغر تک کا سفر کیا۔ وہاں پہلے درزی کا کام شروع کیا پھر کپڑے بیچنے کی دکان ڈالی۔ آپ کی تبلیغ سے ہی حاجی آل محمد صاحب اور حاجی جنود اللہ صاحب احمدی ہوئے۔ آپ تیسرے سال جگر کی خرابی سے بیمار ہوئے اور وہیں ۱۹۳۹ء میں وفات پائی۔

حضور نے مکرم مرزا منور احمد صاحب مرحوم کا بھی ذکر فرمایا جو اگست ۱۹۴۶ء کے آخر میں امریکہ گئے۔ اپنی خوش خلقی، سادگی اور محبت کی بنا پر لوگوں میں خاص مقام بنا لیا اور پٹس برگ کے علاقہ میں احمدیوں میں زبردست حرکت پیدا کر دی۔ ۱۹۴۸ء میں تبلیغی جہاد کے دوران ہی وفات پائی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے آپ کے اخلاص اور تن دہی سے خدمت کا بہت محبت اور تحسین سے ذکر فرمایا ہے۔

بعدازاں حضور ایدہ اللہ نے حافظ جمال احمد صاحب کا ذکر فرمایا جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ممتاز صحابہ میں سے تھے۔ آپ ۲۱ برس تک ماریشس میں بطور مبلغ خدمتِ دین میں مصروف رہے۔ آپ ۲۷؍جولائی ۱۹۲۸ء کو ماریشس پہنچے اور ۲۷؍دسمبر ۱۹۴۹ء کو وہیں وفات پائی اور ماریشس میں ہی تدفین ہوئی۔

الحاج مولانا نذیر احمد صاحب علی نے سیرالیون میں خدمت دین کے دوران وفات پائی۔ آپ نے ۱۹۲۸ء میں زندگی وقف کی تھی۔ گھانا اور سیرالیون میں ابتدائی خدمات بجالانے والوں میں سے تھے۔ ۱۹۴۵ء میں آپ کو مغربی افریقہ کے لئے بطور رئیس التبلیغ مقرر کیا گیا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کو ایک کامیاب جرنیل کے خطاب سے نوازا۔ ۱۹؍مئی ۱۹۵۵ء کو میدان جہاد میں وفات پائی اور سیرالیون میں ہی تدفین عمل میں آئی۔ ۱۹۴۵ء میں آپ نے ایک تقریب میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا: "آج ہم خدا تعالیٰ کے لئے جہاد کرنے اور اسلام کو مغربی افریقہ میں پھیلانے کے لئے جا رہے ہیں۔ موت فوت انسان کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ ہم میں سے اگر کوئی فوت ہو جائے تو آپ لوگ یہ سمجھیں کہ دنیا کا کوئی دُور دراز حصہ ہے جہاں تھوڑی سی زمین احمدیت کی ملکیت ہے۔ احمدی نوجوانوں کا فرض ہے کہ اس تک پہنچیں اور اس مقصد کو پورا کریں جس کی خاطر اس زمین پر ہم نے قبروں کی شکل میں قبضہ کیا ہو گا......"۔ آپ کے سارے بچے اللہ کے فضل سے مخلص احمدی ہیں اور اپنے والد کی نیکیوں کو زندہ رکھے ہوئے ہیں۔

باقی اگلے صفحه پر

اداریہ

رہے صحبت ہمیں اہلِ وفا کی

گزشتہ ماہ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت احمدیہ جرمنی کے دورہ پر تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہمیشہ کی طرح حضور انور کا یہ للّٰہی سفر بھی احباب جماعت کے لئے اور جماعت جرمنی کے لئے خصوصیت سے بہت سی برکتوں کا موجب ہوا۔ ہزارہا افراد نے اپنے محبوب امام کی زیارت اور ملاقات کے ذریعہ اپنی آنکھیں ٹھنڈی کیں، آپ کے زندگی بخش خطبات و خطابات اور مجالس سوال وجواب میں فرمودہ ارشادات سے علمی و روحانی طور پر فیضیاب ہوئے۔ سینکڑوں افراد مرد وزن اور بچوں نے شرف ملاقات حاصل کرکے اور آپ کی مبارک صحبت میں چند گھنٹے گزار کر آپ کی خصوصی توجہات اور دعاؤں سے اپنے دلوں کو شاداب کیا۔ اس نہایت مبارک سفر کی مختصر روئیداد الفضل انٹرنیشنل میں شائع کی جارہی ہے۔ اس وقت ہم اپنے قارئین کی توجہ ایک خاص نکتہ کی طرف مبذول کرنا چاہتے ہیں جس کا ذکر حضور انور ایدہ اللہ نے ۱۵ر مئی کو اطفال الاحمدیہ جرمنی کے ساتھ منعقدہ مجلس سوال وجواب کے دوران ایک سوال کے جواب میں فرمایا تھا۔ ایک بچے کے اس سوال پر کہ ہم اپنے سکول کی کلاس کے ساتھ سیر پر جاسکتے ہیں یا نہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ احمدی بچوں کے لئے اس میں ایک خطرہ ہوتا ہے کہ وہ بچوں کو اپنے غیر اسلامی ماحول میں چلائیں گے تو بعض دفعہ ان کی گندی روایات بھی بیچ میں شامل ہو جاتی ہیں۔ اس لئے میں احتیاط کا کہا کرتا ہوں۔ حضور انور نے اس سلسلہ میں مزید فرمایا کہ اگر سکول میں کئی احمدی بچے ہوں تو ان کا حفاظتی پروگرام یہ ہے کہ وہ سارے اکٹھے رہیں اور اس کے نتیجہ میں انہیں خدا کے فضل سے غیروں سے دفاع کا ایک ذریعہ مل جاتا ہے۔ مغربی معاشرہ میں رہنے والے والدین خوب جانتے ہیں کہ اس ماحول میں مادر پدر آزادی کے نتیجہ میں کیسی کیسی گندی اور اخلاق سوز روایات قائم ہو چکی ہیں اور فضا اتنی زہر آلود ہو چکی ہے کہ معصوم بچوں کو اس میں بغیر نگرانی کے اور بغیر حفاظتی ذرائع اختیار کرنے کے کھلا چھوڑ دینا دینی اور دنیاوی ہر لحاظ سے نہایت خطرناک اور مہلک ہے۔ اس لئے حضور ایدہ اللہ نے اس طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ جہاں کئی احمدی بچے ہوں انہیں چاہئے کہ وہ اکٹھے رہیں یہ ان کی حفاظت کا ایک ذریعہ ہوگا۔

قرآن مجید نے اس مضمون کو بار بار مختلف پیرایہ میں تاکیدی الفاظ میں بیان فرمایا ہے اور مومنوں کو حکم دیا ہے کہ وہ مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنے گہرے دوست نہ بنائیں تا ایسا نہ ہو کہ ان کے بداثرات ان پر پڑنے لگیں۔ بعض لوگوں کی نفسیات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ وہ لوگ جو مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست بناتے ہیں کیا وہ ان کے ہاں سے عزت کے خواہاں ہیں؟ انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ حقیقی عزت تو تمام تر صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے۔ دوسری جگہ فرمایا کہ عزت تو اللہ کے لئے اس کے رسول کے لئے اور مومنین کے لئے ہے۔

صحبت کا اثر ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ جس صحبت میں، جس ماحول میں کوئی بیٹھتا ہے رفتہ رفتہ اس کا رنگ اس پر چڑھنے لگتا ہے اور ان لوگوں کے اخلاق اور عادات واطوار کا اثر اس پر ظاہر ہونے لگتا ہے۔ اسی لئے مومنوں کو حکم ہے کہ تم ہمیشہ صادقوں کی صحبت اختیار کرو۔ قرآن مجید نے یہ تعلیم دی ہے کہ جو لوگ اللہ اور اس کے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور قرآن مجید پر سچا اور حقیقی ایمان رکھنے والے ہوں وہ ایسے لوگوں کو اپنا ولی اور دوست نہیں بنا سکتے جو مومنوں کے دین کو ہنسی اور تمسخر کا نشانہ بنانے والے ہوں۔ بلکہ یہاں تک ارشاد ہے کہ اگر تمہارے حقیقی ماں باپ اور بھائی بھی ایسے ہوں جو ایمان پر کفر کو ترجیح دینے والے ہوں تو انہیں اپنا دوست نہ بناؤ اور ان سے احتراز کرو۔ سورۃ التوبہ آیت ۶۷ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "منافق مرد اور منافق عورتیں آپس میں ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ بری باتوں کا حکم دیتے ہیں اور اچھی باتوں کے خلاف تعلیم دیتے ہیں اور اپنے ہاتھوں کو (خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے) روکتے ہیں۔ انہوں نے اللہ کو ترک کر دیا ہے سو اللہ نے بھی ان کو ترک کر دیا ہے۔ منافق یقیناً اطاعت سے نکلنے والے ہیں"۔

دوسری طرف مومنوں کے متعلق فرمایا: "اور مومن مرد اور مومن عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ وہ نیک باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہ ایسے لوگ ہیں کہ اللہ ضرور ان پر رحم کرے گا۔ اللہ غالب اور بڑی حکمت والا ہے۔ (التوبہ: ۷۱)۔

ان آیات کریمہ کی روشنی میں ہر شخص اپنا جائزہ لے سکتا ہے کہ اس کا اٹھنا بیٹھنا، اس کے تعلقات، اس کی دلچسپیاں کن لوگوں کے ساتھ ہیں۔ اگر تو وہ ایسے ہیں جو نیکی کا حکم دینے والے، بری باتوں سے روکنے والے، نمازوں کو قائم کرنے والے، چندوں میں باقاعدہ اور انفاق فی سبیل اللہ کرنے والے اور اللہ اور اس کے رسول کے اطاعت گزار ہیں تو وہ محفوظ ہے اور اسے بشارت ہو کہ خدائے عزیز و حکیم کا اس کے لئے وعدہ ہے کہ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ۔ اللہ ضرور ان پر رحم فرمائے گا اور وہی عزیز ہے اس لئے وہ ایسے لوگوں کو دنیا میں بھی عزت بخشے گا اور آخرت میں بھی۔

حدیث نبوی ہے کہ اَلْمُؤْمِنُ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا ۔ مومن ایک دوسرے کی مضبوطی اور تقویت کا موجب ہوتے ہیں۔ پس وحدت جمہوری یا امام وقت کے ساتھ وابستگی اور نظام جماعت سے زندہ اور پختہ تعلق ایمان کو شیطان کے حملوں سے محفوظ رکھنے کا ایک نہایت اہم ذریعہ ہے۔ یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ جو لوگ خود اور اپنے بچوں کو بھی نظام جماعت سے وابستہ رکھتے ہیں اور ان کی دوستیاں سچے مخلص احمدیوں کے ساتھ ہوتی ہیں وہ خدا کے فضل سے دنیاوی ہلاکتوں سے بچائے جاتے ہیں اور انہیں دین ودنیا کی سعادتیں نصیب ہوتی ہیں۔ فی زمانہ جبکہ دجال نے ہر طرف اپنے شیطانی جال پھیلا رکھے ہیں ہمیں پہلے سے بھی زیادہ مستعدی اور چوکسی کے ساتھ اپنے اندر حقیقی وحدت پیدا کرتے ہوئے ایک بُنْيَانٌ مَّرْصُوْص بننا ہوگا تا کہ کوئی خلا ایسا باقی نہ رہے جہاں سے شیطان ہم پر یا ہماری نسلوں پر حملہ آور ہو کر کسی قسم کا گزند پہنچا سکے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"تیسرا پہلو حصول نجات اور تقویٰ کا صادقوں کی معیت ہے جس کا حکم قرآن شریف میں ہے۔ كُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْنَ۔ یعنی اکیلے نہ رہو کہ اس حالت میں شیطان کا داؤ انسان پر ہوتا ہے بلکہ صادقوں کی معیت اختیار کرو اور ان کی جمعیت میں رہو تا کہ ان کے انوار و برکات کا پرتو تم پر پڑتا رہے اور خانۂ قلب کے ہر ایک خس وخاشاک کو محبت الٰہی کی آگ سے جلا کر نور الٰہی سے بھر دے"۔

(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۲۶۹ حاشیہ)

رہیں ہم دُور ہر بدکیش وبد سے — رہے صحبت ہمیں اہلِ وفا کی
بنائیں دل کو گلزارِ حقیقت — لگائیں شاخ زہدواتقا کی
رسول اللہ ہمارے پیشوا ہوں — ملے توفیق ان کی اقتدا کی

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

مکرم غلام حسین صاحب ایاز ۱۷/ ۱۸ر اکتوبر ۱۹۵۹ء کی درمیانی شب میدان جہاد میں وفات پائی۔ آپ ۱۹۳۵ء میں تحریک جدید کے پہلے تبلیغی وفد میں سنگاپور بھیجے گئے تھے۔ ۱۵ سال کے بعد واپس وطن آئے۔ اس عرصہ میں بہت تکلیفیں برداشت کیں۔ ۱۸ر اکتوبر ۱۹۵۶ء کو آپ کو دوبارہ بھجوایا گیا۔ کچھ عرصہ سنگاپور رہنے کے بعد بورنیو بھجوائے گئے۔

مکرم مبارک احمد صاحب بھٹی واقف زندگی تھے۔ ۱۹۷۱ء میں مجاہد فورس میں ڈیوٹی کے لئے طلب کیا گیا۔ ۷ر دسمبر ۱۹۷۱ء کو دریائے چناب کے پل کی حفاظت کی ڈیوٹی سے واپس آتے ہوئے ریل کار کے حادثہ میں شہادت پائی۔

محمد شفیق قیصر صاحب، ۲۲ر مئی ۱۹۷۹ء کو جام شہادت نوش کیا۔ آپ کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں مختلف عہدوں میں نمایاں خدمت دین کی توفیق ملی۔ مرکزی حکم کے تحت قرآن کریم کی طباعت کے سلسلہ میں ہانگ کانگ کے لئے روانہ ہوئے۔ سفر کے دوران ۱۵ر مارچ کو رنگون پہنچے۔ چار روز تک مختلف تنظیمی امور انجام دئے پھر مانڈلے کے لئے روانہ ہوئے۔ رات کو وہاں سے واپس آرہے تھے کہ کار کو حادثہ پیش آیا۔ سر پر شدید چوٹیں آئیں جن سے جانبر نہ ہو سکے اور ۲۲ر مارچ کو اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

مکرم ملک عبدالحفیظ صاحب مبلغ سلسلہ جو حضرت نظام الدین صاحب صحابیؓ کے پوتے اور کریم بخش صاحب آف بہاولپور کے بیٹے تھے۔ ۱۹۷۴ء میں میدان عمل میں قدم رکھا۔ ڈیڑھ سال فجی میں بطور مبلغ کام کیا۔ ۱۵ر اگست ۱۹۸۱ء کو ایک جماعتی دورے پر لمباسہ جارہے تھے کہ ایک ٹرک سے کار کی ٹکر ہوئی اور ۱۸ر اگست کو اپنی جان حقیقی مولا اللہ کے سپرد کر دی۔ بوقت شہادت آپ کی عمر ۳۴ سال تھی۔ آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور وہیں تدفین ہوئی۔

مکرم عبدالرحمٰن خان صاحب بنگالی۔ آپ قریباً نو سال تک پٹس برگ امریکہ میں تبلیغ کا فریضہ انجام دیتے رہے۔ ۱۹۷۲ء میں ڈیٹن مشن میں مقیم تھے۔ خدمت دین کے دوران ہی امریکہ میں وفات پائی۔

مکرم بشارت الرحمٰن قمر صاحب جھنگ میں پیدا ہوئے، جامعہ سے شاہد کرنے کے بعد جولائی ۱۹۸۲ء میں میدان عمل میں آئے۔ اور مدرسہ چھٹہ میں تقرری ہوئی۔ ایک اور احمدی خادم طاہر احمد صاحب کے ساتھ موٹر سائیکل پر جماعتوں کے دورہ پر تشریف لے جارہے تھے کہ حادثہ پیش آیا جس سے جانبر نہ ہو سکے۔ آج کے خطبہ کے آخر پر حضور ایدہ اللہ نے مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب کا ذکر خیر فرمایا جو ۵ر اگست ۱۹۸۳ء کو ایک حادثہ میں شہید ہوئے۔ حضور نے فرمایا کہ ان کی خدمات کی فہرست لمبی ہے۔ آپ کو ہندوستان، پاکستان اور گھانا مغربی افریقہ میں تبلیغی خدمات کا موقعہ ملا۔ پاکستان میں کراچی میں لمبا عرصہ خدمت کی اور بطور ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بارہ سال تک خدمات انجام دیتے رہے۔ ایک تبلیغی مہم پر تشریف لے جارہے تھے کہ شیخوپورہ کے قریب کار اور ٹرک کے حادثہ میں شہید ہوئے۔

حضور نے فرمایا کہ اس ذکر کو آج اس پر ختم کرتا ہوں۔ حضور نے دعا دی کہ اللہ تعالیٰ تمام شہداء کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ان کی اولادوں کو دین ودنیا کی سعادتیں عطا فرماتا رہے اور توفیق عطا فرمائے کہ ان شہداء کے نقش قدم پر چل سکیں۔

مقامِ خاتم النبیین ﷺ

صحیفۂ شمعون کی ایک پیشگوئی کی روشنی میں

(سید عبدالحی شاھد۔ ایم۔ اے)

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ۔ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا۔ یٰٓاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا۔ وَسَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلاً۔ ھُوَالَّذِی یُصَلِّی عَلَیکُمْ وَمَلٰئِکَتُہٗ لِیُخْرِجَکُمْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ۔ وَکَانَ بِالْمُوْمِنِیْنَ رَحِیْمًا۔ تَحِیَّتُھُمْ یَوْمَ یَلْقَوْنَہٗ سَلٰمٌ وَاَعَدَّ لَھُمْ اَجْرًا کَرِیْمًا۔ یٰٓاَیُّھَاالنَّبِیُّ اِنَّآاَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا۔(سورۃ الاحزاب:۴۱۔۴۶)

یہ سورۃ احزاب کی آیات ہیں۔ یہ سورۃ مدینہ منورہ میں ۵ ہجری میں نازل ہوئی۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین کے مقام پر سرفراز ہونے کی خبر دی ہے۔ امت کا یہ متفقہ مسئلہ ہے کہ یہ مقام سوائے محمد مصطفیٰ ﷺ کے مخلوق میں سے کسی کو حاصل نہیں ہوا اور ابد تک اس مقام تک کوئی فرد بشر حقیقی طور پر نہیں پہنچ سکتا اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ مقام لولاک اور تخلیق کائنات کی علت غائی مقام خاتم النبیین ہی ہے۔ مسند احمد بن حنبل کی ایک حدیث ہے۔

"کنت مکتوبا عنداللّٰہ خاتم النبیین و ان ادم لمنجدل بین الماء و الطین"۔

(مسند احمدبن حنبل و کنز العمال جلد ۶ ص ۱۱۲)

کہ میں اس وقت بھی اللہ تعالیٰ کے حضور خاتم النبیین مقدر تھا جبکہ ابھی آدم کی تخلیق پانی اور کیچڑ کے مراحل سے ہی گزر رہی تھی۔

گویا یہی مقام خالق ازل کی نظر میں مقصود آفرینش تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک "اسی نقطہ وسطی کا نام حقیقتِ محمدیہ ہے جو اجمالی طور پر جمیع حقائقِ عالم کا منبع و اصل ہے"۔

یہ مقام عالی جس کا ادراک ملائکہ کو حاصل ہوتا تو وہ کبھی خدا کے حضور اَتَجعَلُ فِیھا مَن یُّفْسِدُ فِیھا وَ یَسفِکُ الدِّمَاء کہنے کی جرأت نہ کرتے۔

قرآن مجید میں لفظ خاتم النبیین آنحضرت ﷺ کے لئے بطور مدح و وصف بیان ہوا ہے۔ اس بارہ میں تمام امت کا اجماع ہے کہ خاتم النبیین ہونا ہی حضور ﷺ کی بلند ترین شان ہے اور یہی آپ کی ایسی فضیلت ہے جس میں آپ تمام انبیاء سے ممتاز ہیں۔ حضور علیہ السلام نے خود فرمایا:

"فُضِّلْتُ عَلَی الاَنبِیَاءِ بِستٍ"

اور ان امتیازات میں آپ نے اپنا خاتم النبیین ہونا بھی بیان فرمایا ہے۔

پس جب مقام خاتم النبیین مقام امتیاز ہے تو اس کے معنوں کی تعیین کرتے ہوئے یہ ہرگز نہیں بھولنا چاہئے کہ ایسے معنی کئے جائیں جن سے آنحضرت ﷺ کا ممتاز اور یگانہ ہونا ثابت ہو جائے اور آپ کی ذات صحف انبیاء کی بشارات کا مصداق بھی ثابت ہو۔

اس لحاظ سے جمہور غیراحمدیوں کے معانی خود بخود مسترد ہو جاتے ہیں کیونکہ زمانہ کے لحاظ سے کسی نبی کے آخری ہونے میں کیا وجہ فضیلت ہے؟

ختم نبوت کے اس مفہوم کو ہرگز کبھی ربانی علماء اور مجددین امت کی تائید حاصل نہیں ہوئی بلکہ حضرت مولانا قاسم صاحب نانوتوی بانی دیوبند جن کی نظر اس مسئلہ میں بہت صاف تھی، کے الفاظ میں یہ محض **عوام کا خیال** ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

"عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تأخرِ زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں وَلٰکِن رَّسُولَ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖن فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔(تحذیر الناس ص ۳)

۲......: خاتم النبیین کے دوسرے معنی وہ ہیں جو ماہرین لغت عربی، مفسرین قرآن اور بیشتر صوفیاء و اولیاء نے کئے ہیں۔ معین الفاظ میں اس کی تعریف یوں ہے:

"عربی زبان میں اور اس کے محاورات میں جب کبھی خاتم النبیین کے طریق پر کوئی مرکب اضافی کسی کی مدح میں استعمال ہوا ہے جس کی عربی زبان میں بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ تو ایسے مرکب اضافی کے معنی ہمیشہ اس جماعتِ مضاف الیہ کا اعلیٰ، کامل اور انتہائی افضل فرد کے ہوتے ہیں اور وہ فرد اپنے کمل میں بے مثال اور عدیم النظیر ہوتا ہے"۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ خاتم کی مذکورہ اضافی ترکیب افضل اور اکمل کے معنوں میں اسلامی لٹریچر میں کثرت سے استعمال ہوئی ہے اور عربی، فارسی اور اردو میں اس کی سینکڑوں مثالیں ملتی ہیں۔ جماعت احمدیہ کے لٹریچر سے ان معنوں کی کثرت سے اشاعت ہوئی ہے۔ علماء سلف میں سے ساتویں صدی ہجری کے امام فخر الدین رازی، مولانا روم اور سید عبدالکریم جیلانی علیھم الرحمۃ اور ماضی قریب کے علماء میں سے خواجہ میر درد (وفات ۱۱۹۹ھ) اور مولانا محمد قاسم بانی دیوبند (وفات ۱۸۸۹ء) نے خاتم النبیین کے معنی افضل النبیین کے کئے ہیں مگر یہ یاد رہے کہ یہ معنی ہرگز ہرگز حقیقی لغوی نہیں۔ البتہ حقیقی معنی اس کو مستلزم ضرور ہیں تاہم یہ معنی بھی عوام میں مشہور معنی کا ردّ کرنے کے لئے مؤثر ہتھیار ہیں۔

ان معنوں کی رو سے جو نتائج مترتب ہوتے ہیں وہ زیادہ سے زیادہ یہ ہیں:

الف......: آنحضرت ﷺ پر کمالات نبوت انتہاء پر پہنچ گئے ہیں اور آپ سب سے افضل نبی ہیں۔

ب......: آپ کی افضلیت متقاضی ہے کہ آپ پر جو شریعت نازل ہوئی وہ بھی تمام شریعتوں سے افضل اور جامع کمالات ہو۔ اس لئے اس کے منسوخ کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ لہٰذا حضور ﷺ کے بعد کسی صاحب شریعت نبی کا ہونا ختم نبوت کے منافی ہے۔

ج......: شانِ خاتم النبیین امت میں کسی تابع اور غیر شارع نبی کے آنے میں روک نہیں۔ امتی نبی کے پیدا ہونے سے خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔

(اس آخری نتیجہ کو خاص طور پر ذہن میں رکھیں)

۳......: خاتم النبیین کے تیسرے معنی وہ ہیں جنہیں سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے معین طور پر دنیا کے سامنے پیش کیا۔ ورنہ آپ سے پہلے گو اس کی طرف بعض اشارات ہمیں ضرور ملتے ہیں لیکن ایسی وضاحت موجود نہیں۔ آپ سے پہلے امت کے اکثر علماء زیادہ سے زیادہ لفظ خاتم کے مجازی معنوں تک پہنچے ہیں۔ حقیقی معنوں تک بہت کم پہنچے ہیں حالانکہ اس گوہر آبدار کی ساری آب و تاب حقیقی معنوں کے پردے میں ہی نہاں تھی۔

ان معنوں کی رو سے حضرت سیدالانبیاء ﷺ افضل النبیین صرف کہلاتے ہی نہیں بلکہ ثابت بھی ہوتے ہیں۔ اور اس صفت کی وجہ سے جو لفظ خاتم میں پوشیدہ ہے آپ تمام انبیاء سے ممتاز ہو کر افضل قرار پاتے ہیں۔

اگر خاتم النبیین کے معنی صرف افضل النبیین ہوں تو یہ صرف ایک دعویٰ ہوگا۔ اس دعویٰ کا ثبوت کیا ہے؟ صرف یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا فرمایا ہے! اللہ تعالیٰ بغیر ثبوت کے کوئی بات نہیں کیا کرتا۔ محض افضلیت کا دعویٰ آپ کے کمالات ذاتیہ کی صحیح تعبیر نہیں۔

اور جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے محض افضل النبیین کے معنی لینے سے زیادہ سے زیادہ یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ امت میں اگر کوئی تابع نبی آجائے تو مقام ختم نبوت اس کی راہ میں حائل نہیں ہوگا۔ یہ ایک منفی حقیقت ہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جن معنوں پر اصرار ہے ان کی رو سے مقام خاتم النبیین اس امر کا متقاضی ہے کہ امت میں نبی ضرور پیدا ہو۔ امت میں پیدا ہونے والے نبی میں آپ کی خاتمیت ہی مؤثر ہو۔ مقامِ خاتم کا یہ مثبت پہلو ہے۔

یہ معنی افضلیت کو مستلزم ہونے کی وجہ سے آپ کی افضلیت پر دلیل ہونگے اور افضلیت محض دعویٰ نہیں رہے گا۔

اس مختصر سے تعارف سے آپ ان معنوں کا مفاد سمجھ سکتے ہیں اور آپ دیکھ سکتے ہیں کہ مسئلہ ختم نبوت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا رجحان مدافعانہ اور منفی نہیں اور نہ ہی مصالحانہ ہے بلکہ مثبت اور جارحانہ ہے۔

مثال کے طور پر دیکھئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اللہ جل شانہٗ نے آنحضرت ﷺ کو صاحبِ خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضۂ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالاتِ نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوتِ قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی"۔(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ مطبوعہ لندن صفحہ ۱۰۰ حاشیہ)

آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ بالا عبارت پر غور فرمائیں۔ حضور نے خاتم النبیین کے مثبت معنی کرتے ہوئے افضلیت بیان نہیں کئے بلکہ خاتم کے معنی یہ فرمائے ہیں کہ آپ کی پیروی کمالاتِ نبوت بخشتی ہے۔ اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ لازماً اس مقام میں چونکہ آپ انبیاء میں منفرد اور ممتاز ہیں اس لئے افضل کے معنی ان معنوں کو لازم ہوئے۔ ان معنوں کی رو سے اسکا وجوب لازم آتا ہے۔ اور ممکن اور واجب میں بہت فرق ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ معنی ذہنی اختراع نہیں بلکہ لغت عربی انہی معنوں کی مؤید ہے۔ مفردات راغب جو قرآن مجید کی لغت کی ایک یگانہ و مستند کتاب ہے (یہ امام راغب اصفھانی کی تصنیف ھے ۔ شیخ جلال الدین السیوطی نے اپنی کتاب الاتقان فی علوم القرآن میں فرمایا ھے کہ لغات قرآن میں آج تک اس سے بہتر تصنیف نہیں ہوئی)۔ اس میں لفظ ختم کے معنی لکھے ہیں الختم ھوتاثیر الشیءِ کہ ختم کے حقیقی معنی اثر پیدا کرنے کے ہیں۔ اسی لئے مہر کو جو اپنا پرنٹ کاغذ پر چھوڑتی ہے خاتم کہتے ہیں۔ البتہ مجازاً اس کے معنی بند کرنے اور روکنے کے ہوتے ہیں۔ یہ سوء قسمتی تھی کہ اس لفظ کے مجازی معنی ہی زیادہ مشہور ہوئے اور آیت مذکور کے سمجھنے میں مشکلات پیدا ہوئیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش کردہ معنوں کی حقیقت سمجھنے کے لئے ہمیں آیت کے پس منظر، سیاق و سباق اور شان نزول کو دیکھنا ضروری ہے۔

شان نزول

آیت مذکورہ بالا کا شان نزول یہ بیان کیا جاتا ہے کہ جب حضرت زیدؓ نے حضرت زینبؓ کو طلاق دے دی تو منشاء الٰہی کے مطابق حضور ﷺ نے زینب سے نکاح کر لیا۔ اس نکاح کا مقصد جہاں حضرت زینبؓ کی دلجوئی تھی وہاں عربوں میں متبنّٰی بنانے کی رسم کو توڑنا بھی تھا۔ حضرت زید کو آنحضرت ﷺ نے اپنا بیٹا بنایا تھا اور آپ زید بن محمد کے نام سے ہی پکارے جاتے تھے۔ اس نکاح پر جب کفار نے یہ اعتراض کیا کہ معاذاللہ، رسول اللہ نے اپنی مطلقہ بہو سے نکاح کر لیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ حقیقت ہے کہ محمد تم مردوں میں سے

کسی کے باپ نہیں لہذا نہ زید آپ کا بیٹا ہے اور نہ زینب آپ کی بہو۔

اس آیت میں چونکہ آنحضرتؐ کی نرینہ اولاد کی ابوّت جسمانی کی نفی کی گئی ہے اور اس سے کفار کے اس اعتراض کو تقویت ملتی تھی کہ آپ اولاد نرینہ نہ ہونے کی وجہ سے ابتر اور لاوارث ہیں اس لئے لیکن کے بعد اس اعتراض کو دور کر دیا گیا ہے اور آپ کو خاتم النبیین قرار دے کر یہ بتایا گیا ہے کہ آپ لاوراث اور مقطوع النسل نہیں بلکہ جیسا کہ خاتم کے لغوی معنی تقاضا کرتے ہیں آپ کے فیض روحانی اور توجہ سے آنحضرت ﷺ کی امت میں آپ کے روحانی وارث اور فرزند پیدا ہونگے۔

جیسا کہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی فرماتے ہیں:

"حاصل مطلب آیہ کریمہ اس صورت میں یہ ہوگا کہ ابوّت معروفہ تو رسول اللہ صلعم کو کسی مرد کی نسبت حاصل نہیں پر ابوّت معنوی امتیوں کی نسبت بھی حاصل ہے اور انبیاء کی نسبت بھی حاصل ہے.......... سو جب ذات بابرکات محمدی صلعم موصوف بالذات بالنبوۃ ہوئی اور انبیاء باقی موصوف بالعرض تو یہ بات اب ثابت ہو گئی کہ آپ والد معنوی ہیں اور انبیاء باقی آپ کے حق میں بمنزلہ اولاد معنوی"۔ (تحدیر الناس صفحہ ۱۰)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"آنحضرت ﷺ کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا گیا ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ آپ کے بعد براہ راست فیوض نبوت منقطع ہو گئے اور اب کمال نبوت صرف اسی شخص کو ملے گا جو اپنے اعمال پر اتباع نبوی کی مہر رکھتا ہوگا اور اس طرح پر وہ آنحضرت ﷺ کا بیٹا اور آپؐ کا وارث ہوگا۔ غرض اس آیت میں ایک طور سے آنحضرت ﷺ کے باپ ہونے کی نفی کی گئی ہے اور دوسرے طور سے باپ ہونے کا اثبات بھی کیا گیا ہے تا وہ اعتراض جس کا ذکر آیت اِنَّ شَانِئَكَ هُوَالْاَبْتَرُ میں ہے دور کیا جائے"۔

(ریویو برمباحثہ بٹالوی و چکڑالوی روحانی خزائن جلد۱۹ مطبوعہ لندن صفحہ ۲۱۴)

اَبْتَر کا اعتراض

اوپر گزر چکا ہے کہ کفار مکہ یعنی قریش نے آنحضرت ﷺ کو ابتر ہونے کا طعنہ دیا تھا جس کا اشارہ مکی سورۃ الکوثر کی آیت اِنَّ شَانِئَكَ هُوَالْاَبْتَرُ میں بھی موجود ہے۔ تفاسیر میں لکھا ہے:

"نزلت فی العاص بن وائل سمی النبی ﷺ ابتر عند موت ابنه القاسم"۔

(جلالین جلد ۲ صفحہ ۲۷۵)

کہ یہ آیت عاص بن وائل کے متعلق نازل ہوئی تھی جس نے آنحضرت ﷺ کو آپ کے فرزند قاسم کی وفات پر ابتر کہا تھا۔

اب یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا صاحب اولاد نرینہ ہونا نبی کے لئے معیار صداقت ہے؟ کتنے انبیاء ایسے ہیں جن کی اولاد کا کوئی تاریخی یا قرآنی ثبوت موجود ہے۔ کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق یہود، نصاریٰ اور اہل اسلام اس امر پر متفق نہیں کہ آپ نے نہ شادی کی نہ آپ کے ہاں کوئی اولاد ہی ہوئی۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ آنحضرت ﷺ کی بعثت پر قریش جو عربوں کے سردار تھے دینی علوم میں اس قدر جاہل اور پسماندہ تھے کہ انہیں تو ابتداء میں آنحضرت ﷺ کے دعویٰ اور تعلیمات کو سمجھنے میں ہی بڑی دقت پیش آئی۔ علم کلام اور عقائد کے باریک مسائل تو کجا ان کے لئے بعث بعد الموت اور روح کا تصور ہی ناقابل فہم تھا۔ بھلا ان کے ذہن میں انبیاء کی صداقت کے کیا معیار متعین ہوتے؟ کتب حدیث اور تاریخ اس بات کی شاہد ہیں کہ قریش نے متعدد بار اپنے وفود یہود مدینہ کے پاس اس غرض سے بھیجے کہ چونکہ اہل کتاب ہیں اور انبیاء کے بارے میں وہ جانتے ہیں کہ ان کی صداقت کا معیار کیا ہوتا ہے اس لئے وہ قریش کو کتب سماوی کی روشنی میں ان کے مدعی نبوت کے دعویٰ کو جانچنے کے متعلق ان کی راہنمائی کریں۔ خود قرآن کریم نے بار بار مشرکین عرب سے کہا ہے۔ فاسئلوا اهل الذکر کہ تم انبیاء اور صحف سماوی کے بارے میں کوئی تصور نہیں رکھتے اس لئے حاملین تورات و انجیل سے دریافت کرو۔

قریش مکہ نے نضر بن الحارث کو عقبہ بن ابی معیط کی معیت میں مدینہ کے یہودی علماء کے پاس اس غرض سے بھیجا کہ وہ محمد مصطفیٰ ﷺ کے متعلق انہیں تفصیلی حالات بتا کر ان کی رائے پوچھیں۔ فانهم اهل الکتاب الاول و عنده علم لیس عندنا من علم الانبیاء کیونکہ وہ پہلی آسمانی کتاب کے حامل ہیں اور انہیں انبیاء کے بارے میں مکمل معلومات حاصل ہیں جس سے ہم عرب قطعاً بے بہرہ ہیں۔

چنانچہ یہ دونوں مذکورہ افراد مدینہ پہنچے اور مدینہ کے یہودی احبار کو رسول اللہ ﷺ کی صفات اور بعض تعلیمات سے آگاہ کر کے پوچھا:

آپ لوگ اہل تورات ہیں، آپ ہمیں ہمارے ساتھی کے متعلق کچھ بتائیں۔ انہوں نے اہل مکہ کے نمائندگان سے کہا کہ تم رسول اللہ ﷺ سے یہ تین سوال کرو۔ اگر تو انہوں نے جواب دے دیا فَهُوَ نَبِيٌّ مُرْسَلٌ اور اگر وہ ایسا نہ کر سکے تو وہ جھوٹا مدعی نبوت ہے۔

چنانچہ انہوں نے اصحاب کہف، ذوالقرنین اور روح کے متعلق قریش کو سوالات سکھائے۔

(سیرت ابن ہشام)

ایسے حالات میں حیرت ہوتی ہے کہ صرف اولاد نرینہ کے نہ ہونے پر کفار مکہ کس طرح آنحضرتؐ کی صداقت کے منکر ہو رہے تھے۔ عرب میں عیسائی اور یہودی بھی کثرت سے آباد تھے۔ یہ خیال ہو سکتا ہے کہ ممکن ہے یہ اعتراض مشرکین کی بجائے اہل کتاب یہود و نصاریٰ نے کیا ہو۔ لیکن کیا بنی اسرائیل میں نبی کی صداقت کے لئے اولاد نرینہ کا ہونا کبھی معیار رہا ہے۔ کیا ملاکی نبی جو (از روئے بائبل) زندہ ہی آسمان پر چلے گئے اور یحییٰ اور خود مسیح علیہما السلام کی شادی کا بھی کوئی ثبوت ہے؟ واضح ہے کہ یہ سوال عمومی معیار صداقت نہیں تھا۔

اب رہا طعنہ۔ جہاں آنحضرت ﷺ اور آپ کے صحابہ پر مکی زندگی کے تیرہ سال ہر ظلم کفار نے روا رکھا۔ عاص بن وائل کا یہ طعنہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا کہ اس کے جواب میں آیت خاتم النبیین کا نزول ہوتا۔ ایسی عظیم الشان آیت کا شان نزول محض عاص کا طعنہ نہیں ہو سکتا تھا۔

ہاں ایک صورت رہ جاتی ہے اگر ہمیں کسی مقدس صحیفہ میں خاتم النبیین ﷺ کے متعلق معین رنگ میں ایسی پیشگوئی ملے کہ موعود رسول اللہ ﷺ کی اور علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کا فرزند نرینہ اس کا وارث ہوگا جس سے رسول کے دین کا استحکام اور اشاعت وابستہ ہے۔ تو پھر منکرین کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ ابتر ہونے کا طعن کریں اور اپنے سوال کا جواب چاہیں اور یہ بات بھی سمجھ میں آ سکتی ہے کہ وَلٰكِنْ رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ سے قبل مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ کی کیا اہمیت ہے۔

آنحضرت ﷺ کی بعثت کے وقت اقوام عالم خصوصاً تمام عیسائی دنیا موعود نبی کی منتظر تھی کیونکہ ان کی مقدس کتاب کے مطابق وقت آ چکا تھا۔ چنانچہ تواریخ کے مطالعہ سے یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ نجاشی شاہ حبشہ نے آنحضرت ﷺ کے مکتوب گرامی کو پڑھ کر فرمایا تھا:

۱......"اشهد بالله انه النبی الامی الذی ینتظره اهل الکتاب و ان بشارة موسی براکب الحمار (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) کبشارة عیسیٰ براکب الجمل (یعنی احمد علیه الصلوٰة والسلام)"۔

(زرقانی جلد ۳ صفحہ ۳۴۴)

میں خدا کو گواہ رکھ کر اقرار کرتا ہوں کہ یہی وہ امی نبی ہے جس کا اہل کتاب انتظار کر رہے ہیں اور جس طرح موسیٰ نے مسیح کے متعلق پیشگوئی کی تھی کہ وہ گدھے پر سواری کیا کریں گے اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام نے احمد کے متعلق پیشگوئی کی تھی کہ وہ سانڈنی سوار ہوگا۔

۲......شاہ مصر مقوقس نے بھی حضور علیہ السلام کے خط کے جواب میں لکھا تھا:

"واما بعد فقد قرأت کتابك وفهمت ما ذکرت فیه و ما تدعو الیه وقد علمت ان نبیاً قد بقی و کنت الظن ان یخرج من الشام"۔

میں نے آپ کا مکتوب گرامی پڑھا اور آپ کے دعویٰ کو سمجھا۔ میں جانتا ہوں کہ ایک عظیم الشان نبی ابھی مبعوث ہونا باقی ہے لیکن میرا اندازہ تھا کہ وہ شام کے علاقہ میں مبعوث ہوگا۔

۳...... بالکل یہی اندازہ غسانی بادشاہ حارث بن ابی شمر کا تھا۔ اسے جب حضور ﷺ کا مکتوب ملا اور اس نے حضور کے صحابہ کے حالات سنے تو وہ آبدیدہ ہو گیا اور اس نے کہا:

"انی قرأت فی الانجیل و اجد صفة هذا النبی بعینه و کنت اظنه یخرج بالشام"۔

(زرقانی جلد ۳ صفحہ ۲۵۷)

میں نے انجیل میں موعود نبی کے متعلق پیشگوئی پڑھی ہے اور میں بعینہ وہی صفات آنحضرت میں پاتا ہوں۔ البتہ میرا خیال تھا کہ وہ نبی شام میں مبعوث ہوگا۔

یہ کون سی انجیل تھی جس میں قرآن میں مذکورہ وَ مُبَشِّراً بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗ اَحْمَدُ والی پیشگوئی تفصیل سے ذکر تھی۔ کتبات اور اسلامی تاریخ کے مآخذ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ شمعون بن حمون الصفا کی انجیل تھی۔ جو سریانی سے عربی میں ترجمہ ہوئی تھی اور اس میں آنحضرت ﷺ کے متعلق اتنی واضح پیشگوئی تھی کہ جزیرۂ عرب اور شام و مصر کے عیسائیوں کی کثیر تعداد مسلمان ہو گئی تھی۔ آج یہ انجیل مفقود ہے لیکن تاریخ سے یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ شمعون ہی اہل عرب کی طرف آئے تھے اور آپ مدینہ منورہ بھی پہنچے تھے۔ چنانچہ کتاب وفاء الوفاء باخبار دار المصطفیٰ میں لکھا ہے:

"عن عمر بن سلیم الزرقی قال رقیت الجماء فوجدنا قبراً ارمیاً علی راسها عنده هجران مکتوبان لا نقره کتابهما فحملنا هما فثقل علینا احدهما فرمیناه فی الجماء و اخذت الاخر فکان عندی فعرضته علیٰ اهل التوراة من الیهود فلم یعرفوه ثم عرضته علی اهل الانجیل من النصاریٰ فلم یعرفوه فاقام عندی حتی دخل المدینة رجلان من اهل ماه فسألتهما هل کان لکم کتاب قالا نعم فاخرجت الیهما الحجر فقرآه فاذا فیه انا عبدالله الاسود رسولُ رسول الله عیسیٰ بن مریم الی اهل قری عرینه"۔

(وفاء الوفاء باخبار دار المصطفی صفحہ ۱۱۱)

اس لمبی روایت کا مختصر مطلب یہ ہے کہ نواح مدینہ میں سلیم بن الزرقی کو ایک کتبہ پڑا ہوا ملا تھا جس میں یہ عبارت کندہ تھی۔

"میں اللہ تعالیٰ کا سیاہ فام بندہ اور عیسیٰ نبی اللہ علیہ السلام کا پیغامبر (رسول) اہل عرینہ کی طرف ہوں"۔ موجودہ اناجیل میں بَدِقّت تمام یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ مسیح کے کون سے حواری سیاہ فام تھے۔ غالباً چرچ سفید فام اقوام کو ہرگز یہ بتانا نہیں چاہتا کہ مسیح کا کوئی حواری رنگدار نسل سے بھی تھا تاہم حقائق کو کون چھپا سکتا ہے۔

کتاب اعمال الرسول باب ۱۳ میں لکھا ہے:۔

"انطاکیہ میں اس کلیسیا کے متعلق جو وہاں تھی کئی نبی اور معلم تھے یعنی برنباس اور شمعون نیگر"۔

یورپین تراجم بشمول عربی میں نیگر Neger کو بغیر ترجمہ کے لکھ دیا گیا ہے حالانکہ یونانی لفظ NIYEO کا لفظی ترجمہ Black، سیاہ فام ہے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

خطبہ جمعہ

سید الشہداء حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہیدؓ کی شہادت کا دلگداز تذکرہ

جماعت انہی رستوں پر چلی ہے اور انشاء اللہ ہمیشہ چلتی رہے گی جو رستے صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہیدؓ نے ہمارے لئے بنائے تھے

غلام قادر شہید کی رگوں سے وہ خون ٹپکا ہے جس میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ اور حضرت اماں جانؓ کا خون شامل ہے

گزشتہ خطبہ کے متعلق بعض ضروری وضاحتیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۲۳/اپریل ۱۹۹۹ء بمطابق ۲۳/شہادت ۱۳۷۸ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-
أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -
الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -
اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-
﴿وَلاَتَقُوْلُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَمْواتٌ. بَلْ اَحْيَاءٌ وَّلٰكِنْ لاَ تَشْعُرُوْنَ﴾.
(سورۃ البقرہ آیت ۱۵۵)

وَلاَتَقُوْلُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَمْواتٌ جو بھی اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں ان کو مردے نہ کہو۔ بَلْ اَحْيَاءٌ بلکہ وہ تو زندہ ہیں جبکہ حال یہ ہے کہ تم اس کا شعور نہیں رکھتے۔ یہی وہ آیت ہے جو شہداء کے ضمن میں ہمیشہ پڑھی جاتی ہے اور اسی تعلق میں میں آج اسی مضمون کو جاری رکھوں گا جو پچھلے خطبہ میں بیان کیا تھا۔

ایک غلطی جو اُس خطبے کے دوران مجھ سے ہوئی وہ نسبتی غلطی تھی یعنی میں نے غلام قادر شہید کو اپنے دور کا سید الشہداء کہہ دیا تھا اور اس پہلو سے اس کے بعد مجھے رات بھر یہ پریشانی رہی اور دوسرے دن صبح میں نے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو ہدایت کی کہ اپنے اخباروں کو، رسالوں کو اچھی طرح ہدایت کر دیں کہ یہ لفظ کسی نسبت سے بھی نہ استعمال ہو اور ایسا ہی ہوگا لیکن میں وجہ بیان کر رہا ہوں کہ کیوں میں نے ایسا کیا۔ پہلی وجہ تو یہ ہے کہ مجھے خیال آیا کہ اللہ کے سوا کون کسی کو سید الشہداء کہہ سکتا ہے۔ وہ ہر حال سے باخبر ہے۔ وہی ایک ذات ہے جو کسی کے متعلق سید الشہداء ہونے کا فتویٰ دے سکتی ہے اور کسی دَور کی نسبت سے اللہ ہی کو حق ہے اور کسی کو حق نہیں ہے۔ اور اس تعلق میں میرا ذہن حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید کی طرف گیا اور خیال آیا کہ اگر یہ بات اسی طرح رہی اور ہمارے اخباروں میں اور کیسٹس میں لوگ یہ سنتے چلے گئے تو قیامت تک یہ ایک ناجائز سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ ہمارے شہداء کا دَور تو اللہ بہتر جانتا ہے کب تک چلنا ہے اور سب میں ایک دوسرے سے بڑھنے کے شوق میں یہ ناجائز دوڑ شروع ہو جائے گی کہ کوئی کہے گا اِس دَور کا یہ سید الشہداء ہے اُس دَور کا وہ سید الشہداء ہے۔ اور اصل شہید کی عظمت پر ایک رنگ میں پردہ پڑ جائے گا جو حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف شہید ہیں، ہمیشہ وہی رہیں گے کوئی نہیں جو ان کی پاسنگ کو بھی پہنچتا ہو۔ پس اس پہلو سے میں نے آج کے خطبہ میں ایک تو یہ وضاحت کرنی ضروری سمجھی اور کچھ اور وضاحتیں بھی، کچھ لفظی غلطیاں وغیرہ اور رہ گئی تھیں جو میں درست کرنا چاہتا ہوں۔

ایک غلطی ایسی ہوئی ہے جو میرے علم میں ہے کہ غلط ہے اور میرے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا کہ غلام قادر شہید کی رگوں میں میرا یا میری ماں کا یا میر داؤد احمد صاحب یا میر محمد اسحٰق صاحبؓ کا خون دوڑ رہا ہے۔ مجھے علم ہے، اچھی طرح جانتے ہوئے میرے منہ سے بجائے یہ نکلنے کے کہ شہید کی اولاد میں یہ سب خون دوڑ رہا ہے، یہ لفظ نکل گیا کہ شہید کے خون میں دوڑ رہا ہے اور ایک غلطی سے دوسری غلطی پیدا ہونے لگ گئی۔ پس جو خون آپ کی رگوں سے بہا ہے بلا شبہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت اماں جانؓ کا خون ہے۔ اس میں میرا یا کسی اور کے خون کے شامل ہونے کا کوئی سوال ہی نہیں ہے ہاں ان کی اولاد میں یہ خون اکٹھے ہو گئے ہیں اور اس کی کوئی مثال خاندان میں آپ کو کہیں دکھائی نہیں دے گی۔ ان کے بچوں میں جو خون اکٹھے ہوئے ہیں وہ تو لگتا ہے مجمع البحرین ہے۔ ہر طرف سے آ آ کر خون کی نالیاں مل گئی ہیں۔ تو اس درستی کو بھی پیش نظر رکھیں اور ان کے متعلق جو میرا فقرہ منہ سے نکلا تھا وہ کسی پہلو سے بھی درست نہیں تھا۔ وہ کہنا یہ چاہئے تھا کہ آپ کی اولاد میں یہ خون اکٹھے ہو گئے، منہ سے نکل گیا کہ ان کے خون میں یہ سب خون اکٹھے ہو گئے۔

دوسرا ایک اور غلطی جو لفظی ہے جو تحریر میں غلط لکھی گئی تھی اور اسی طرح میں نے اس کو پڑھ دیا۔ یا تحریر میں ٹھیک لکھی گئی ہو گی یا میری نظر کا قصور ہو گا اللہ بہتر جانتا ہے کیا واقعہ ہوا۔ ان کے ایک بچے کا نام جو جڑواں بچہ ہے محمد معظم لکھا گیا تھا حالانکہ محمد مفلح نام ہے۔ ماں باپ نے محمد مفلح نام رکھا تھا اور لکھنے میں کوئی طرز ایسی تھی کہ میں اسے محمد معظم پڑھ گیا۔ تو یہ معمولی ایک ثانوی سی غلطی ہے مگر اس کی درستی بھی ضروری تھی۔

ایک لفظ مُحَرَّمْ کا ہے جو میں غلط استعمال کرتا رہا ہوں سارے عرصہ میں اور اچھا بھلا علم ہے کہ مُحَرَّمْ ذوالحج کا مہینہ گزرنے کے بعد شروع ہوتا ہے۔ ہمیشہ سے علم ہے، ہر بچہ بچہ جانتا ہے لیکن میں حج کے معاً بعد یہ کہنے لگ پڑا کہ مُحَرَّمْ شروع ہو گیا۔ اس غلطی کو تو میں یقیناً یہی سمجھتا ہوں کہ یہ اللہ کے تصرف سے ہوئی تھی کیونکہ جماعت احمدیہ کے لئے یہ مُحَرَّمْ شروع ہو چکا تھا کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جو خون بہا ہے شہادت کے طور پر اور آپ کی اولاد کے ذریعے یہ کربلا کی یاد تازہ کرتا ہے۔ پس اس پہلو سے اس کو تو غلطی سے زیادہ تصرف الٰہی سمجھتا ہوں۔ یہ میرا بار بار کہنا کہ مُحَرَّمْ شروع ہو گیا ہے دعائیں کرو یہ خدا تعالیٰ کی منشاء کے مطابق ہوا ہے۔ وہ یہی چاہتا تھا کہ جماعت کثرت کے ساتھ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اور آپ کی آل یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی آل پر جو سچی روحانی آل ہیں درود بھیجنا شروع کر دیں کیونکہ مُحَرَّمْ سے پہلے پہلے ہی یعنی اصل مہینہ شروع ہونے سے پہلے ہی یہ واقعہ گزر جانا تھا۔

ایک اور بات میں یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ میرے خطبے سے کئی لوگوں کو یہ غلط تاثر ہوا ہے کہ مجھے جو غلام قادر سے محبت تھی اور ان کی شہادت کا صدمہ ہے اس کی وجہ اپنی بہن امتہ الباسط کا خیال رہا ہے اور اپنی بھانجی نصرت کا۔ یہ درست نہیں۔ کئی لوگ تعزیت میں بھی یہ بات کہتے ہیں، ہرگز یہ درست نہیں ہے۔ **لوگوں کو تصور نہیں کہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خون سے کیسی محبت ہے۔ ایسا عاشق ہوں کہ شاید کوئی اور اس کی نظیر نہ ملتی ہو۔** اور اس کا ذہن پر اتنا دباؤ تھا کہ دیکھو پہلی بار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خون شہادت کے طور پر گلیوں میں ظاہر ہوا ہے۔ تو اس ضمن میں امتہ الباسط کا بھی ذکر کیا ہے، عزیزہ نچھو کا بھی ذکر کیا گیا، مگر وہ وجوہات نہیں ہیں۔ چنانچہ وہ لوگ جواب مجھے لکھ رہے ہیں تعزیت کے لئے کہ آپ کی بہن امتہ الباسط۔ اس کا دُور کا بھی تعلق نہیں۔

عزیزم غلام قادر سے مجھے جو محبت تھی وہ بہت پہلے سے ہے اور اس کی وجہ اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا، تفصیلی وجہ کہ کیوں ایسا ہوا، مگر میرے دل میں ڈال دی گئی تھی۔ چنانچہ عزیزہ نصرت یعنی جن کو ہم نچھو کہتے ہیں انہوں نے میری بیٹی کو فون پر بتایا کہ جب غلام قادر نے وقف کے لئے اپنے

آپ کو پیش کیا ہے تو اس وقت میں نے ان کے نام ایک خط لکھا تھا اور اتنا غیر معمولی، اس قدر محبت کا اظہار تھا کہ وہ حیران رہ گئے اور اس خط کو غالباً نصرت کی تجویز پر ہی انہوں نے فریم کروا کر اپنے گھر رکھا ہوا ہے۔ تو میں آپ کو یہ سمجھا رہا ہوں کہ جو بھی میرا تعلق تھا وہ اللہ کی طرف سے دل میں ڈالا گیا تھا اور ایسا ہونا چاہئے تھا کیونکہ اب میں آپ کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام پڑھ کے سناتا ہوں جس کا اطلاق لازماً مرزا غلام قادر شہید کے اوپر ہوتا ہے، اس کے سوا ہو ہی نہیں سکتا۔

۱۹۰۴ء میں ۲۵ر نومبر کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا "غلام قادر آئے گھر نور اور برکت سے بھر گیا۔ رَدَّاللّٰه اِلَيَّ" نیچے ترجمہ ہے اللہ تعالیٰ نے اسے میرے پاس پھر بھیج دیا۔ رَدَّ اللّٰه اِلَيَّ کا ترجمہ ہے اللہ تعالیٰ نے اسے میرے پاس بھیج دیا۔ اب غلطی سے اس سے پہلے اس الہام کو حضرت مرزا غلام قادر کے اوپر چسپاں کرنے کی کوشش کی گئی ہے حالانکہ حضرت مرزا غلام قادر تو اس الہام سے بہت پہلے وفات پا چکے تھے اور ان کے آنے سے مسیح موعود کا گھر کیسے برکت سے بھر گیا ۔"گھر نور اور برکت سے بھر گیا" ظاہر ہے کہ یہ ایک پیشگوئی تھی، ایک ایسا غلام قادر آنے والا ہے میری اولاد میں جس کے آنے سے جس گھر میں آئے گا وہ گھر برکت اور نور سے بھر جائے گا۔

اس سلسلے میں مرزا غلام قادر جو بہت پہلے فوت ہو چکے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٔ ماموریت کے بعد ہوئے لیکن مخالفتوں کے دور سے بہت پہلے کے فوت ہو چکے ہیں۔ ان کے متعلق مجھے توجہ دلائی ہے ایک بزرگ نے کہ اردو کلاس میں کہیں میرے منہ سے یہ نکل گیا تھا کہ مرزا غلام قادر مخالفت کی حالت میں فوت ہو گئے تھے، یہ درست نہیں ہے۔ حضرت مرزا غلام قادر نے کبھی بھی مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت نہیں کی۔ مخالفت کی حالت سے مراد یہ ہے کہ وہ دور پہلے کا جو تھا ابھی مخالفانہ اس حالت میں بھی نہیں کہنا چاہئے تھا۔ کہنا یہ چاہئے تھا اس مخالفت کے دور سے پہلے فوت ہو چکے تھے یہ درستی الفضل میں شائع کر دی جائے گی جب یہ خطبے چھپیں گے۔ لیکن ان سب باتوں کے متعلق میں وضاحت کر دینا چاہتا ہوں کہ جب لوگ پڑھیں گے اور جنہوں نے کیسٹ سنی ہوئی ہو گی تو فرق کی وجہ یہ ہے کہ منہ سے بعض غلط لفظ نکل جاتے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کا ہمیشہ کا مجھ سے سلوک رہا ہے کہ میرے مرنے سے پہلے پہلے وہ ان غلطیوں کی اصلاح کر دیتا ہے جو جماعتی تاریخ کے لحاظ سے ضروری ہوتی ہیں۔ پس الحمد للہ کہ اس کے احسانات ہیں مجھ پر۔ مجھے امید ہے میرے مرنے تک ہمیشہ اسی طرح جاری رہیں گے۔

اب اس کے بعد میں آپ کے سامنے سید الشہداء کا ذکر کرنے لگا ہوں۔ میں بتانا چاہتا ہوں کہ **سید الشہداء حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی شہادت کے تو پاسنگ کو بھی دوسری شہادتیں نہیں پہنچ سکتیں۔** کوئی نسبت نہیں۔ جسے خدا نے سید الشہداء کہہ دیا، جسے خدا کے مامور نے اللہ سے علم پا کر سید الشہداء کہہ دیا اس کے ساتھ کوئی مماثلت نہیں۔ میں نے اب وہ ساری شہادتیں اکٹھی کی ہیں جن کے متعلق مختلف وقتوں میں میں بیان کرتا رہا ہوں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دور میں، حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے دور میں، پھر میرے دور میں۔ ان کی اب میں بعض آئندہ خطبات میں باتیں کروں گا۔ جب تک یہ ذکر یار چلتا ہے چلتا رہے اور مجھے یہ بھی خوشی ہے کہ غلام قادر کی شہادت کی وجہ سے اللہ نے مجھے یہ موقع دیا کہ دوسرے شہداء کا بھی پھر ذکر خیر جاری کر دوں، اس کے نتیجے میں ان کی یاد تازہ ہو گی اور ہر شہادت کے وقت رشتہ دار کامل طور پر یہ اعتراف کریں گے کہ ان کی شہادت کو حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید کی شہادت سے کوئی نسبت نہیں، زمین آسمان کا فرق ہے۔ وہ شہادت ہی اور ہے۔ چنانچہ اب میں حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید کی شہادت کا واقعہ جہاں تک ممکن ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں پڑھ کر آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۱۱، ۵۱۲، جدید ایڈیشن۔ "حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید کی شہادت کا واقعہ تمہارے لئے اسوہ حسنہ ہے۔ تذکرۃ الشہادتین کو بار بار پڑھو اور دیکھو کہ اس نے اپنے ایمان کا کیسا نمونہ دکھایا۔ اس نے دنیا اور اس کے تعلقات کی کچھ بھی پروا نہیں کی۔ بیوی یا بچوں کا غم اس کے ایمان پر کوئی اثر نہیں ڈال سکا۔ دنیوی عزت اور منصب اور تنعم نے اس کو بزدل نہیں بنایا۔ اس نے جان دینی گوارا کی مگر ایمان کو ضائع نہیں کیا۔ عبداللطیف کہنے کو مارا گیا یا مر گیا مگر یقیناً سمجھو کہ وہ زندہ ہے اور کبھی نہیں مرے گا"۔

پھر فرماتے ہیں: "دیکھو مولوی عبداللطیف صاحب شہید اسی بیعت کی وجہ سے پتھروں سے مارے گئے۔ ایک گھنٹہ تک برابر ان پر پتھر برسائے گئے حتی کہ ان کا جسم پتھروں میں چھپ گیا مگر انہوں نے اف تک نہ کی، ایک چیخ تک نہ ماری بلکہ ان کو اس ظالمانہ کارروائی سے پیشتر تین بار خود امیر نے اس امر سے توبہ کرنے کے واسطے کہا اور وعدہ کیا کہ اگر تم توبہ کرو تو معاف کر دیا جاوے گا اور پیشتر سے زیادہ عزت اور عہدہ عطا کیا جاویگا مگر وہ تھا کہ خدا کو مقدم کیا اور کسی دکھ کی جو خدا کے واسطے ان پر آنے والا تھا پرواہ نہ کی اور ثابت قدم رہ کر ایک نہایت عمدہ زندہ نمونہ اپنے کامل ایمان کا چھوڑ گئے۔ وہ بڑے فاضل عالم اور محدث تھے"۔ اب صرف یہی لفظ دیکھ لیں ان کا اطلاق بعد کے کسی شہید کے اوپر نہیں کیا جا سکتا۔ علم و فضل کے لحاظ سے اور مُحَدِّث بھی تھے اور مُحَدَّث بھی تھے۔ حدیث کا گہرا علم تھا اور اپنے زمانے کے اقطاب میں سے تھے۔ پس اس پہلو سے حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کے ساتھ بعد کی شہادتوں کو کیا نسبت ہے۔ وہی نسبت ہو سکتی ہے جو کسی بزرگ بلند مرتبہ کی خاک سے کسی کو نسبت ہو سکتی ہے۔

"سنا ہے کہ جب ان کو پکڑ کر لے جانے لگے تو ان سے کہا گیا کہ اپنے بال بچوں سے مل لو ان کو دیکھ لو"۔ اب کون ہے بعد کا شہید جو اس پیشکش کے باوجود ملنے سے انکار کر دے، کوئی ہے تو مجھے دکھاؤ۔ "مگر انہوں نے کہا اب کچھ ضرورت نہیں۔ یہ ہے بیعت کی حقیقت اور غرض وغایت"۔

پھر فرماتے ہیں "یقیناً یاد رکھو کہ جس طرز سے انہوں نے میری تصدیق کی راہ میں مرنا قبول کیا اس قسم کی موت اسلام کے تیرہ سو برس کے سلسلے میں بجز نمونہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اور کسی طرح نہیں پاؤ گے"۔ اب جو مختلف رستوں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قطعی شہادتیں ملی ہیں اس واقعہ کے بعد جو شہادتیں اکٹھی ہوئی ہیں اور آنکھوں دیکھے گواہوں نے جو واقعات بیان کئے ہیں ان کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"چونکہ قضاء و قدر سے مولوی صاحب کی شہادت مقدر تھی اور آسمان پر برگزیدہ بزمرۂ شہداء داخل ہو چکا تھا اس لئے امیر صاحب نے ان کو بلانے کے لئے حکمت عملی سے کام لیا اور ان کی طرف خط لکھا کہ آپ بلاخطر چلے آئیں اگر یہ دعویٰ سچا ہو گا تو میں بھی مرید ہو جاؤں گا"۔ اس بے وقوف امیر کو یہ پتہ ہی نہیں تھا کہ وہ ہیں کون۔ ان کو دھوکہ دینے کی ضرورت ہی کوئی نہیں ہے۔ وہ تو کہا جائے کہ تم موت کے منہ میں آنکھیں ڈال کر دیکھو اور تکلیفوں کے ساتھ مارے جاؤ تو دوڑتے ہوئے اس وقت چلے آتے۔ مگر ان بیوقوفوں کا جن کا ایمان نہیں تھا ان کا ایک حیلہ تھا اور پیغام یہ بھیجا کہ اگر یہ دعویٰ سچا ہو گا تو میں بھی مرید ہو جاؤں گا۔ "بیان کرنے والے کہتے ہیں کہ ہمیں یہ معلوم نہیں کہ یہ خط امیر صاحب نے ڈاک میں بھیجا تھا یا دستی روانہ کیا تھا بہر حال اس خط کو دیکھ کر مولوی صاحب کابل کی طرف روانہ ہو گئے اور قضاء و قدر نے نازل ہونا شروع کر دیا"۔

"راویوں نے یہ بیان کیا ہے کہ جب شہید مرحوم کابل کے بازار سے گزرے تو گھوڑے پر سوار تھے اور ان کے پیچھے آٹھ سرکاری سوار تھے اور ان کی تشریف آوری سے پہلے عام طور پر کابل میں مشہور ہو چکا تھا کہ امیر صاحب نے اخوندزادہ صاحب کو دھوکہ سے بلایا ہے اور بعد اس کے دیکھنے والوں کا یہ بیان ہے"۔ یہاں اخوندزادہ سے مراد حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید ہیں۔ "کہ جب اخوندزادہ صاحب مرحوم بازار سے گزرے تو ہم اور دوسرے بہت سے بازاری لوگ ساتھ چلے گئے"۔ اب یہ موقع کے گواہوں کا بیان ہے۔ "اور یہ بھی بیان کیا کہ آٹھ سرکاری سوار خوست سے ہی ان کے ہمراہ کئے گئے تھے کیونکہ ان کے خوست میں پہنچنے سے پہلے حکم سرکاری ان کے گرفتار کرنے کے لئے حاکم خوست کے نام آ چکا تھا۔ غرض امیر صاحب کے روبرو پیش کئے گئے تو مخالفوں نے پہلے سے ہی ان کے مزاج کو بہت متغیر کر رکھا تھا"۔

اب امیر کی بدتمیزی اور بے شرمی ملاحظہ کریں کہ وہ کہتا ہے مجھے ان سے بُو آتی ہے۔ امیر نے حاضرین کے سامنے یہ بیان دیا "حکم دیا کہ مجھے ان سے بُو آتی ہے ان کو فاصلہ پر کھڑا کرو۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد حکم دیا کہ ان کو اس قلعہ میں جس میں امیر صاحب خود رہتے تھے قید کر دو اور زنجیر غراغراب لگا دو"۔ زنجیر غراغراب کیا چیز ہے "یہ زنجیر وزنی ایک من چوبیس سیر انگریزی کا"۔ مراد ہے کہ یہ

شمالی جرمنی کی گائے کے بہترین گوشت سے تیار شدہ

سلامی اور شنکن

(SALAMI & SHINKEN)

عمدہ کوالٹی اور پورے جرمنی میں بروقت ترسیل کے لئے ہمہ وقت حاضر۔ پیزا (PIZZA) کے کاروبار میں آپ کے معاون

احمد برادرز

خالص گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے خواهشمند حضرات بذریعه
ٹیلیفون فری سروس سے فائدہ اٹھا کر بازار سے بارعایت اور تازہ مال حاصل کر سکتے هیں

آج هی رابطه کیجئے

CH.IFTIKHAR & BROTHERS

TEL: 04504-201 FAX: 04504-202

Heating & Electrical Services

Heating Installation - Service - Repair

Landlord Certificates & All type of Electrical Work undertaken

Corgi & C.I.T.B Registered

Call Mr. Hafeez : 0181-683-0342

Mr. Zaheer : 07931-781601

وزن انگریزی بیان کیا جارہا ہے۔ "یہ زنجیر وزنی ایک من چوبیس سیر انگریزی کا ہوتا ہے۔ گردن سے کمر تک گھیر لیتا ہے اور اس میں ہتھکڑی بھی شامل ہے اور نیز حکم دیا کہ پاؤں میں بیڑی وزنی آٹھ سیر انگریزی کی لگادو"۔ انگریزی بیڑی سے مراد انگریزی بیڑی نہیں بلکہ آٹھ سیر انگریزی۔ "پھر اس کے بعد مولوی صاحب مرحوم چار مہینے قید میں رہے"۔ ان کے دکھوں اور تکلیفوں کا زمانہ کتنا لمبا ہوا ہے۔

"چار مہینے قید میں رہے اور اس عرصے میں کئی دفعہ ان کو امیر کی طرف سے فہمائش ہوئی کہ اگر تم اس خیال سے توبہ کرو کہ قادیانی در حقیقت مسیح موعود ہے تو تمہیں رہائی دی جائے گی مگر ہر ایک مرتبہ انہوں نے یہی جواب دیا کہ میں صاحبِ علم ہوں اور حق و باطل کی شناخت کرنے کی خدا نے مجھے قوت عطا کی ہے، میں نے پوری تحقیق سے معلوم کر لیا ہے کہ یہ شخص در حقیقت مسیح موعود ہے۔ اگرچہ میں جانتا ہوں کہ میرے اس پہلو کے اختیار کرنے میں میری جان کی خیر نہیں اور میرے اہل و عیال کی بربادی ہے مگر میں اس وقت اپنے ایمان کو اپنی جان اور ہر ایک دنیوی راحت پر مقدم سمجھتا ہوں"۔

"لوگوں نے شہید مرحوم کی اس استقامت اور استقلال کو نہایت تعجب سے دیکھا اور در حقیقت تعجب کا مقام تھا۔ ایسا جلیل الشان شخص کہ جو کئی لاکھ روپے کی ریاست کابل میں جاگیر رکھتا تھا اور اپنے فضائل علمی اور تقویٰ کی وجہ سے گویا تمام سرزمین کابل کا پیشوا تھا اور قریباً پچاس برس کی عمر تک تنعم اور آرام کی زندگی بسر کی اور بہت سا اہل و عیال اور عزیز و فرزند رکھتا تھا پھر یک دفعہ وہ ایسی سنگین قید میں ڈالا گیا جو موت سے بدتر تھی جس کے تصور سے بھی انسان کے بدن پر لرزہ پڑتا ہے۔ ایسا نازک اندام اور نعمتوں کا پروردہ انسان وہ اس روح کے گداز کرنے والی قید میں صبر کر سکے اور جان کو ایمان پر فدا کرے بالخصوص اس حالت میں امیر کابل کی طرف سے بار بار ان کو پیغام پہنچتا تھا کہ اس قادیانی شخص کی تصدیق دعویٰ سے انکار کر دو تو تم ابھی عزت سے رہا کئے جاؤ گے۔ مگر اس قوی الایمان بزرگ نے اس بار بار کے وعدہ کی کچھ بھی پروانہ کی اور بار بار یہی جواب دیا کہ مجھ سے یہ امید مت رکھو کہ میں ایمان پر دنیا کو مقدم کر لوں اور کیوں کر ہو سکتا ہے جس کو میں نے خوب شناخت کر لیا اور ہر ایک طرح سے تسلی کر لی اپنی موت کے خوف سے اس کا انکار کر دوں۔ یہ انکار تو مجھ سے نہیں ہوگا۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ میں نے حق کو پالیا اس لئے چند روزہ زندگی کے لئے مجھ سے یہ بے ایمانی نہیں ہوگی کہ میں اس ثابت شدہ حقیقت کو چھوڑ دوں۔ میں جان چھوڑنے کے لئے تیار ہوں اور فیصلہ کر چکا ہوں کہ حق میرے ساتھ جائے گا"۔

"اس بزرگ کے بار بار یہ جواب ایسے تھے کہ سرزمین کابل ان کو کبھی فراموش نہیں کرے گی اور کابل کے لوگوں نے اپنی تمام عمر میں یہ نمونہ ایمان داری اور استقامت کا کبھی نہیں دیکھا ہوگا"۔ کن معنوں میں فراموش نہیں کرے گی اس کی تفصیل بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی زبان ہی سے ملتی ہے یا قلم ہی سے ملتی ہے جو میں آپ کے سامنے پیش کروں گا۔ مزید واقعات شہادت ۔"جب شہید مرحوم نے ہر ایک مرتبہ توبہ کرنے کی فہمائش پر توبہ کرنے سے انکار کیا تو امیر نے ان سے مایوس ہو کر اپنے ہاتھ سے ایک لمبا چوڑا کاغذ لکھا اور اس میں مولویوں کا فتویٰ درج کیا اور اس میں یہ لکھا کہ ایسے کافر کی سنگسار کرنا سزا ہے۔ تب وہ فتویٰ اخوندزادہ مرحوم کے گلے میں لٹکا دیا گیا اور پھر امیر نے حکم دیا کہ شہید مرحوم کے ناک میں چھید کر کے اس میں رسی ڈال دی جائے۔ چنانچہ اس ظالم امیر کے حکم سے ایسا ہی کیا گیا اور ناک کو چھید کر سخت عذاب کے ساتھ اس میں رسی ڈال دی گئی"۔

تصور تو کریں کس قدر پے بہ پے عذابوں میں آپ کو مبتلا کیا گیا اور اتنا دردناک عذاب جیسے جانوروں کے ناک کو چھیدا جاتا ہے اور رسی ڈالی جاتی ہے مگر اس میں بھی ان کو کھینچنے سے پہلے انتظار کیا جاتا ہے کہ زخم مندمل ہو جائیں بعد میں ان میں رسی ڈال دی جاتی ہے مگر ابھی زخم کچے تھے اور درد سے بھرے ہوئے تھے کہ آپ کے ناک میں رسی ڈال دی گئی۔ "تب اس رسی کے ذریعہ سے شہید مرحوم کو نہایت ٹھٹھے، ہنسی اور گالیوں اور لعنت کے ساتھ مقتل تک لے گئے اور امیر اپنے تمام مصاحبوں کے ساتھ اور مع قاضیوں، مفتیوں اور دیگر اہل کاروں کے دردناک نظارہ دیکھتا ہوا مقتل تک پہنچا اور شہر کی ہزارہا مخلوق جن کا شمار کرنا مشکل ہے اس تماشہ کے دیکھنے کے لئے گئی۔ جب مقتل پہنچے تو شہزادہ مرحوم کو کمر تک زمین میں گاڑ دیا گیا"۔ یہاں مرحوم سے مراد فوت شدہ نہیں بلکہ جس پر رحم کیا گیا۔ فوت شدہ کے لئے لفظ مرحوم اسی لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ تو آپ سے زیادہ رحم کس پر کیا گیا اللہ کی طرف سے کہ آپ کو یہ عظمت کا مقام عطا فرمایا گیا۔

"شہزادہ مرحوم کو کمر تک زمین میں گاڑ دیا اور پھر اس حالت میں جبکہ وہ کمر تک زمین میں گاڑ دئے گئے تھے امیر ان کے پاس گیا اور کہا کہ اگر تو قادیانی سے جو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے انکار کرے تو اب بھی میں تجھے بچا لیتا ہوں۔ اب تیرا آخری وقت ہے اور یہ آخری موقع ہے جو تجھے دیا جاتا ہے اور اپنی جان اور اپنے عیال پر رحم کر۔ تب شہید مرحوم نے جواب دیا کہ نعوذ باللہ سچائی سے کیونکر انکار ہو سکتا ہے اور جان کی کیا حقیقت ہے اور عیال و اطفال کیا چیز ہیں جن کے لئے میں ایمان کو چھوڑ دوں، مجھ سے ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا اور میں حق کے لئے مروں گا۔ تب قاضیوں اور فقیہوں نے شور مچایا کہ کافر ہے، کافر ہے، اس کو جلد سنگسار کرو"۔

"اس وقت امیر اور اس کا بھائی نصر اللہ خان اور قاضی عبدالاحد کمیدان یہ لوگ سوار تھے اور باقی تمام لوگ پیادہ تھے۔ جب ایسی نازک حالت میں شہید مرحوم نے بار بار کہہ دیا کہ میں ایمان کو جان پر مقدم رکھتا ہوں تب امیر نے اپنے قاضی کو حکم دیا کہ پہلا پتھر تم چلاؤ کہ تم نے کفر کا فتویٰ لگایا ہے۔ قاضی نے کہا آپ بادشاہِ وقت ہیں آپ چلاویں۔ تب امیر نے جواب دیا کہ شریعت کے تم ہی بادشاہ ہو اور تمہارا ہی فتویٰ ہے اس میں میرا کوئی دخل نہیں۔ تب قاضی نے گھوڑے سے اتر کر ایک پتھر چلایا۔ اس پتھر سے شہید مرحوم کو زخم کاری لگا اور گردن جھک گئی پھر بعد اس کے بدقسمت امیر نے اپنے ہاتھ سے پتھر چلایا۔ پھر کیا تھا اس کی پیروی سے ہزاروں پتھر اس شہید پر پڑنے لگے اور کوئی حاضرین میں سے ایسا نہ تھا جس نے اس شہید مرحوم کی طرف پتھر نہ پھینکا ہو، یہاں تک کہ کثرت پتھروں سے شہید مرحوم کے سر پر ایک کوٹھہ پتھروں کا جمع ہو گیا۔ پھر امیر نے واپس ہونے کے وقت کہا کہ یہ شخص کہتا تھا کہ میں چھ روز تک زندہ ہو جاؤں گا"۔

یہ اپنی شہادت کے بعد دوبارہ روحانی زندگی کی طرف اشارہ تھا مگر اس کو امیر نے ظاہر پر محمول کیا اور کہا "یہ کہتا تھا کہ میں چھ روز تک زندہ ہو جاؤں گا اس پر چھ روز تک پہرہ رہنا چاہئے"۔ جب شہید کر دیا گیا تھا تو پھر پہرے کی ضرورت کیا تھی۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ اس کے دل میں ان کی روحانیت کا اثر ضرور تھا۔ دل میں جانتا تھا کہ اس شخص نے تو کبھی جھوٹی بات کی ہی نہیں تو اگرچہ بظاہر مردے کا زندہ ہونا ناممکن ہے مگر چونکہ شہید نے یہ کہا ہے اس لئے کوئی بعید نہیں کہ یہ شخص زندہ ہو جائے۔ اتنا گہرا اثر اس صدیق کی باتوں کا دلوں پر پڑتا تھا کہ جھٹلانے والا، سنگسار کرنے والا بھی دل کی گہرائی سے آپ کی سچائی کا قائل ضرور تھا۔

"بیان کیا گیا ہے کہ یہ ظلم یعنی سنگسار کرنا ۱۴ر جولائی کو وقوع میں آیا۔ اس بیان میں اکثر حصہ ان لوگوں کا ہے جو اس سلسلہ کے مخالف تھے، جنہوں نے یہ بھی اقرار کیا کہ ہم نے بھی پتھر مارے تھے"۔ یہ وہ گواہی ہے جو قابل اعتماد ہے اس پہلو سے کہ شامل ہونے والے سارے اس بات کی گواہی دیتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان کی گواہیاں کبھی تحریر کی صورت میں کبھی دوسرے احمدی مخلصین کی زبانی پہنچتی رہیں۔ "اس بیان میں اکثر حصہ ان لوگوں کا ہے جو اس سلسلے کے مخالف تھے جنہوں نے یہ بھی اقرار کیا کہ ہم نے بھی پتھر مارے تھے اور بعض ایسے آدمی بھی اس بیان

تمام ناظرین کے لئے خوشخبری

Digital نشریات سے دنیا بھر میں لطف اندوز ہوں۔ PTV, MTA اور اردو کے دیگر نیز باقی تمام زبانوں کے پروگرامز بھی بغیر کارڈز کے ملاحظہ فرمائیں۔ ان پروگرامز کو دیکھنے کے لئے تمام مطلوبہ اشیاء مثلاً

Cables, Stand, Motor, Dish, Universal LNB, Digital Receiver وغیرہ

ارزاں قیمت پر دستیاب ہیں۔ انتہائی کم قیمت پر فٹنگ سروس بھی دستیاب ہے۔ آج ہی معلومات کے لئے رابطہ کریں

(Germany): Tel & Fax: 06162-85428 Mobile: 0177-3814774

(England): Tel & Fax: 01932-706962 Mobile: 07930-300162

VELTEX INDUSTRIES INC.

. . . . the worldclass fabric manufacturers

Specializing

in

velvet, twill, denim, jacquard, pinpoint

at competitive pricing with best quality.

BUYING FACTORY DIRECT IS THE ANSWER

Wholesaler,

readymade garments producers

& converters are welcome

Pleasecontact:

Corporate Office,

VELTEX INDUSTRIES INC.

4th Floor, 14726 Ramona Avenue

Chino Hills, California 91710, USA

Phone: (909) 393-9935

Fax: (909) 393-8117

Web site: www.veltex.com

e-mail: veltex@veltex.com

میں شامل ہیں کہ شہید مرحوم کے پوشیدہ شاگرد تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ اس سے زیادہ دردناک ہے جیسا کہ بیان کیا گیا ہے"۔

اتنے خوفناک مظالم کئے گئے کہ بعض لوگوں نے ان کی تفصیل نہیں بتائی کیونکہ خطرہ تھا کہ رستے میں پکڑے نہ جائیں اور حکومت تک یہ بات نہ پہنچ جائے کہ ہم نے یہ رپورٹنگ کی ہے۔ "شاہزادہ عبداللطیف کے لئے جو شہادت مقدر تھی وہ ہو چکی۔ اب ظالم کا پاداش باقی ہے"۔

یہ کابل کی سرزمین میں جو کچھ ہو رہا ہے یہ وہی پاداش ہے جس کو آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ جتنا چاہیں زور لگالیں، جو مرضی کر لیں، ایک دوسرے کے قتل و خون سے باز آ ہی نہیں سکتے۔ مسلسل مرتے چلے جائیں گے اور ایک دوسرے کو قتل کرتے چلے جائیں گے اور ایک دوسرے پر ظلم توڑتے چلے جائیں گے کیونکہ یہ پاداش ہے جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ کابل کی زمین کبھی نہیں بھولے گی۔

فرمایا "اب ظالم کا پاداش باقی ہے۔ اِنَّہٗ مَنْ یَّاتِ رَبَّہٗ مُجْرِماً فَاِنَّ لَہٗ جَھَنَّمَ لَا یَمُوْتُ فِیْھَا وَلَایَحْییٰ۔ افسوس کہ یہ امیر زیر آیت مَنْ یَّقْتُلْ مُؤمِنًا مُتَعَمِّداً میں داخل ہو گیا اور ایک ذرہ خدا تعالیٰ کا خوف نہ کیا اور مومن بھی ایسا مومن کہ اگر کابل کی تمام سرزمین میں اس کی نظیر تلاش کی جائے تو تلاش کرنا لاحاصل ہے۔ ایسے لوگ اکسیر احمر کے حکم میں ہیں جو صدق دل سے ایمان اور حق کے لئے جان بھی فدا کرتے ہیں اور زن و فرزند کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرتے۔ اے عبداللطیف تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تُو نے میری زندگی میں اپنے صدق کا نمونہ دکھایا۔ جو لوگ میری جماعت میں سے میری موت کے بعد رہیں گے میں نہیں جانتا کہ وہ کیا کام کریں گے"۔

جماعت کی طرف سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح کو میں کامل یقین سے یہ پیغام دے سکتا ہوں۔ **اے ہمارے آقا تیرے بعد تیری جماعت انہی رستوں پرچلی ہے اور انشاء اللہ ہمیشہ چلتی رہے گی جورستے صاحبزادہ عبداللطیف شہید نے ہمارے لئے بنائے تھے۔ گو ان سے نسبت کوئی نہیں مگر غلامانہ ہم انہی راہوں پر چل رہے ہیں۔**

فرماتے ہیں: "اے کابل کی سرزمین تو گواہ رہ کہ تیرے پر سخت جرم کا ارتکاب کیا گیا۔ اے بدقسمت زمین تو خدا کی نظر سے گر گئی کہ ظلم عظیم کی جگہ ہے"۔ جو کچھ کابل میں ہو رہا ہے وہ زمین خدا کی نظر سے گر گئی ہے۔ جب مہاجرین مجھ سے کہتے ہیں کہ کابل کے لئے دعا کرو تو میں کہتا ہوں مجھ غریب عاجز کی دعا کیا کام کرے گی۔ جو زمین خدا کی نظر سے گر چکی ہے اسے میری دعا کیسے خدا کی نظروں میں دوبارہ بٹھا دے گی۔ یہ ناممکن ہے۔ یہ تو ایسی بدبختی ہے جب تک صاحبزادہ عبداللطیف شہید کے پیغام کو کابل قبول نہیں کرتا یا افغانستان قبول نہیں کرتا ناممکن ہے کہ کابل کی سرزمین ایک دوسرے پر کئے جانے والے ظلموں سے نجات پاسکے۔ ہوتا چلا جائے گا، ہوتا چلا جائے گا۔

بسا اوقات آپ لوگ خبریں سنتے ہیں کہ اب صلح ہو گئی، اب صلح ہو گئی شمال و جنوب کے درمیان۔ ہمیشہ جب مجھے لوگ کہتے ہیں تو میں ہنس کر کہا کرتا ہوں یا رو کر کہنا چاہئے کہتا ہوں کہ سب جھوٹ ہے، تم دیکھ لینا چند دن تک کیا واقعہ ہو جائے گا، یہی کچھ ہو گا۔

ایک اور شہید جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کے شاگرد تھے اور ان کا بھی الہام میں ذکر ہے اگرچہ ان کو سیدالشہداء تو نہیں کہا گیا مگر سیدالشہداء کے شاگرد ضرور تھے اور یہ مرتبہ ضرور حاصل تھا کہ الہام شَاتَانِ تُذْبَحَانِ میں آپ کا بھی ذکر ہے۔ فرمایا "الہام ۱۸۸۴ء اور ۱۸۹۳ء۔ شَاتَانِ تُذْبَحَانِ وَکُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ یعنی دو بکریاں ذبح کی جائیں گی اور زمین پر کوئی ایسا نہیں جو مرنے سے بچ جائے گا یعنی ہر ایک کے لئے قضاء و قدر درپیش ہے اور موت سے کسی کو خلاصی نہیں"۔ اس کے بعد یہ الہام ایک دفعہ پھر بھی ہوا بعد میں لیکن میں نے یہ پہلے دو الہام جو اس واقعہ شہادت سے پہلے کے ہیں وہ سنا دئے ہیں اور بعد کے الہام کا کیا معنی ہے کیوں ہوا۔ اس کی تفصیل اللہ بہتر جانتا ہے۔

اس کے بعد میں یہ کہہ کر اس خطبے کو ختم کرتا ہوں کہ **غلام قادر شہید کے متعلق جو یہ دو فضیلتیں ہیں وہ تو کوئی دنیا میں ان سے چھین ہی نہیں سکتا۔ ایک فضیلت یہ کہ آپ کی رگوں سے وہ خون ٹپکا ہے پاکستان کی سرزمین پر جس خون میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت اماں جان کا خون شامل ہے۔ اور اس واقعہ نے کربلا کی یاد کو ہمارے لئے تازہ کر دیا** اور یہی وجہ تھی کہ میں بار بار کہہ رہا تھا کہ مُحَرَّم شروع ہو گیا ہے دعائیں کرو اور محمد رسول اللہ اور آپ کی آل پر درود بھیجو۔

دوسرا اس وقت **مجھے یہ الہام یاد نہیں تھا کہ غلام قادر آیا اور گھر برکتوں اور نور سے بھر گیا۔** یہ بعد میں مجھے توجہ دلائی گئی اور میں حیران رہ گیا کہ واقعۃً جس کے ساتھ مجھے محبت تھی کیوں نہ ہوتی کہ اللہ کو اس سے محبت تھی اور مسیح موعودؑ کو یہ پیش گوئی کے طور پر بتا دیا تھا کہ تیرے گھر میں تیری اولاد میں ایک ایسا شخص پیدا ہو گا، نوجوان جو اپنے گھر کو جس گھر میں پیدا ہو گا برکت اور نور سے بھر دے گا۔ تو اللہ کا احسان ہے کہ ہم اگرچہ بظاہر روتے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ ساتھ استغفار کی بھی بہت توفیق ملتی ہے کہ رو کس بات پر رہے ہو اتنا بڑا اعزاز، ایک انسان بے اختیار ہو جاتا ہے۔ چنانچہ وہ رات جو مجھ پر گزری وہ ان دو باتوں کی کشمکش میں گزری ہے۔ تقریباً رات بھر میں سو نہیں سکا کہ اچانک غم قبضہ کرتا تھا اور پھر فوراً استغفار کا خیال آ کر استغفار پڑھتے پڑھتے سوتا تھا اور پھر آنکھ کھلتی تھی غم کی شدت سے اور پھر استغفار شروع ہو جاتا تھا۔ تو بلاشبہ ساری رات کروٹوں میں کٹی ہے انہی دو باتوں میں اور اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ وہ بار بار استغفار کی طرف توجہ دلاتا رہا کیونکہ ایسی شہادت کے اوپر زیادہ غم کرنا خدا کو پسند نہیں اور مجھ سے جو بشری غلطی ہوتی رہی ہے اللہ تعالیٰ نے خود ہی اس کی اصلاح بھی فرما دی اور بار بار مجھے استغفار کی طرف توجہ دلائی۔

پس اب اس ذکر کے بعد خطبہ کو ختم کرتا ہوں۔ جہاں تک مجھے یاد ہے باتیں جو بعض غلط کہی گئیں ان کی تصحیح میں نے کر دی ہے اور شہید کا مقام بھی آپ پر کھول دیا ہے۔ بلاشبہ یہ میرے دور کی شہیدوں میں ایک استثنائی شان تو رکھتا ہے جس میں اور کوئی شامل نہیں مگر جس طرح درد اور تکلیف دوسرے بعض شہداء کو دی گئی ہے ہو سکتا ہے ویسا درد اور ویسی تکلیف ان کو اپنے آخری لمحوں میں نہ پہنچائی گئی ہو۔ مگر یہ باتیں انشاء اللہ میں بعد میں کروں گا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور کے شہیدوں کی اور بعد میں اپنے دور میں جو شہادتیں ہوئی ہیں ان کا بھی انشاء اللہ تعالیٰ میں تفصیلی ذکر کروں گا۔ تو یہ ذکر یار چلتا رہے گا جہاں تک بھی توفیق ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ ان یاروں کا ذکر چلتا رہے گا، ہمارے دلوں کی محفلیں تازہ ہوتی رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان یادوں کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆......☆☆☆

SALE سیل سیل SALE

فرینکفورٹ مین ریلوے سٹیشن کے بالکل قریب ویسٹ ہافن میں عرصہ دراز سے گروسری کا ویئر ہاؤس۔
ہم اشیاء خورونوش ڈائریکٹ امپورٹ کرتے ہیں

محدود مدت کے لئے درج ذیل آئٹم پر سیل جاری ہے

TILDA	39-90 DM	(۱) ٹلڈا باسمتی چاول (۱۰ کلو)
SHEZAN	3-90 DM	(۲) دال چنا (۲ کلو)
TRS	34-00 DM	(۳) سپر کرنل باسمتی چاول (۱۰ کلو) (اعلیٰ کوالٹی)
MEHRAN		
RUBICON		
TRIPLE	4-50 DM	(۴) بیسن (۲ کلو)
LION	7-50 DM	(۵) بیسٹ کوالٹی آٹا (۱۰ کلو)
PASCO	6-90 DM	(۶) تازہ سبزی ہر قسم (فی کلو)
PEARL	3-00 DM	(۷) اچار مختلف اقسام فی شیشی

اس کے علاوہ حلال چکن، لیگ پیس، حلال کباب و برگر بھی موجود ہیں
گاڑیوں کے لئے وسیع پارکنگ بھی موجود ہے

IVNIT ENTERPRISES
Westhafen Halle - 3
60327-Frankfurt/M Germany
Tel: 069-237534 Fax: 069-233800

SATELLITE WAREHOUSE
Muslim TV AHMADIYYA
CNN
Watch Huzur everyday on Intelsat
We deal with systems available for all satellites in the world
Receivers, Decoders, Dishes, Smart Cards,
Installations and Much, Much More

Mail Order and International Export Service Available
We accept credit cards
Call for competitive prices
Contact us for details at:
SKY

Signal Master Satellite Limited
Unit 1A- Bridge Road, Camberley
Surrey GU 15 2QR ENGLAND
Tel: (01276) 20916 Fax: (01276) 678740
ZEE TV

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
کے دورۂ جرمنی ۱۲ر مئی تا ۲۴ر مئی ۱۹۹۹ء کی مصروفیات کی ایک جھلک

(رپورٹ: صادق محمد طاہر۔جرمنی+ابو لبیب۔برطانیہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت جماعت احمدیہ جرمنی کی درخواست کو قبول فرماتے ہوئے ۱۲مئی تا ۲۴مئی جرمنی کا دورہ فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ ۱۲ر مئی کو صبح آٹھ بجے مسجد فضل لندن سے روانہ ہو کر شام سات بجے مسجد نور فرینکفرٹ میں ورود فرما ہوئے جہاں متعدد احباب اپنے پیارے امام کے استقبال کی سعادت حاصل کرنے کے لئے چشم براہ تھے۔ حضور انور نے تمام حاضر احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔اس سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قریباً سوا دو بجے بیلجیم مشن میں مختصر قیام فرمایا جہاں ظہر وعصر کی نمازیں ادا کی گئیں اور دوپہر کا کھانا تناول فرمانے کے بعد جرمنی کے سفر پر روانہ ہوئے۔ حضور انور نے مسجد نور میں نماز مغرب و عشاء باجماعت پڑھائیں۔امسال درج ذیل خوش نصیبوں کو پیارے مہدی معہودؑ کے خلیفہ برحق کی ہمراہی میں یہ بابرکت سفر کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری)، مکرم عبدالماجد طاہر صاحب (ایڈیشنل وکیل التبشیر)، مکرم نصیر احمد قمر صاحب (مدیر الفضل انٹرنیشنل و ایڈیشنل وکیل الاشاعت)، مکرم مبارک احمد ظفر صاحب (نائب ایڈیشنل وکیل المال لندن)، مکرم میجر محمود احمد صاحب (افسر حفاظت)، مکرم سخاوت حسین باجوہ صاحب (عملہ حفاظت)، مکرم محمد سلیم ظفر صاحب اور مکرم بشیر احمد صاحب (کارکنان دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے لئے یہ سعادت مزید برکات کا موجب بنائے۔ آمین

۱۳ر مئی ۱۹۹۹ء بروز جمعرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پہلے روز کی پبلک مصروفیات کا آغاز احباب جماعت کے ساتھ ملاقات سے ہوا۔ چنانچہ صبح ۱۰ بجے تا ایک بجے دوپہر ۱۹۸ر افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف حاصل کیا جن میں ۴۷ فیملیز کے ۱۸۵ر افراد نے اپنے اہل خانہ کے ہمراہ اور ۱۳ر احباب نے انفرادی طور پر یہ اعزاز حاصل کیا۔ اس کے بعد حضور انور نے نماز ظہر و عصر مسجد نور میں ہی پڑھائیں۔ پچھلے پہر بھی ملاقاتوں کا یہ سلسلہ جاری رہا اور بہت سے خاندانوں نے حضور ایدہ اللہ سے ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ ساڑھے پانچ بجے سہ پہر سے شام نو بجے تک جاری رہا۔

ایک معروف جرمن ٹیلی ویژن SWR کے نمائندگان کی آمد

جرمنی کے جنوب مغربی علاقہ کے ایک معروف ٹیلی ویژن ایس ڈبلیو آر نے حضور انور کی مصروفیات پر مشتمل جھلکیوں کی ایک فلم بنانے کی خواہش کا اظہار کیا تھا جسے حضور پرنور نے قبول فرمایا چنانچہ مذکورہ ٹی وی کے نمائندہ نے ملاقات کے دوران مختلف مناظر فلمبند کئے جن میں ملاقات کے لئے منتظر احباب کی تصاویر کے علاوہ دو فیملیز کے ملاقات سے پہلے کے تاثرات اور ملاقات کے دوران احباب کی اپنے پیارے امام کے ساتھ محبت اور والہانہ عقیدت و احترام کے مناظر، حضور کی اپنے غلاموں سے پرشفقت اور بے تکلف گفتگو اور پھر ملاقات کے بعد احباب کے پرمسرت چہروں کے ساتھ باہر آنے کے تاثرات کی بھی جھلکیاں ریکارڈ کیں۔

ملاقاتوں کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز مغرب و عشاء مسجد نور میں ہی پڑھائیں۔

۱۴ر مئی ۱۹۹۹ء بروز جمعۃ المبارک

آج حضور انور نے نماز جمعہ جرمنی کے ایک شہر بادکروئزناخ میں پڑھائی جہاں خدام الاحمدیہ جرمنی کا سالانہ اجتماع منعقد ہو رہا تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بارہ بجے مسجد نور سے روانہ ہو کر قریباً سوا ایک بجے بادکروئزناخ پہنچے۔ دو بج کر سات منٹ پر پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ حضور ایدہ اللہ نے لوائے خدام الاحمدیہ اور جرمنی کا قومی جھنڈا لہرایا اور دعا کروائی۔ اس کے بعد پنڈال میں تشریف لے گئے جہاں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور انور کے خطبہ کے ساتھ ہی اجتماع کا افتتاح عمل میں آیا۔ خطبہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے گزشتہ چند ہفتوں سے جاری مضمون شہداء احمدیت کے تذکرہ سے متعلق جاری رکھا (اس خطبہ کا خلاصہ الگ طور پر الفضل انٹرنیشنل میں شائع ہو چکا ہے)۔

نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کی درخواست پر حضور پرنور بعض ورزشی مقابلہ جات کا مشاہدہ فرمانے کی خاطر گراؤنڈز میں تشریف لے گئے۔ قریباً پونے پانچ بجے سہ پہر پہلے کبڈی کے میدان میں جلوہ افروز ہوئے جہاں مقابلہ میں مصروف دو ریجنز Baden اور Main-Franken کی ٹیموں کے کھلاڑیوں کو شرف مصافحہ سے نوازا اور ان ٹیموں کے کھلاڑیوں کو اپنے پیارے آقا کے ساتھ گروپ فوٹو میں شمولیت کی سعادت بھی عطا ہوئی۔ کچھ دیر تشریف فرما رہنے کے بعد حضور فٹ بال کی گراؤنڈ میں تشریف لے گئے جہاں Main-Frankan اور Nord Rhein کی ریجنل ٹیموں کے کھلاڑیوں کو اپنے پیارے امام کے ساتھ مصافحہ اور تصویر بنوانے کا شرف حاصل ہوا۔ یہاں بھی حضور کچھ دیر کے لئے تشریف فرما رہے اور پھر اپنی قیام گاہ میں تشریف لے گئے۔

۱۵ر مئی ۱۹۹۹ء بروز ہفتہ
اطفال الاحمدیہ کے ساتھ سوال وجواب

۱۵ر مئی بروز ہفتہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح دس بجے مسجد ونر سے خدام الاحمدیہ کے مقام اجتماع بادکروئزناخ کے لئے روانہ ہوئے جہاں گیارہ بج کر دس منٹ پر اطفال الاحمدیہ کے ساتھ ایک مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی جس میں متعدد بچوں نے حضور انور سے مختلف سوالات کئے۔ چند ایک اہم سوالات مع جوابات خلاصۃً اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین ہیں۔

☆ ایک بچے نے سوال کیا کہ اصلی بائبل کہاں ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ عیسائیوں نے بائبل کو بدل ڈالا ہے تو اصل بائبل پھر کہاں سے ملے گی۔ اصل بائبل کا سراغ لگانا ہو تو اس کا صرف ایک طریق ہے اور وہ یہ کہ قرآن کریم نے بائبل کے صرف وہی حصے بیان کئے ہیں جو تبدیل نہیں ہوئے۔ اس سے باہر تو اختلافات کا ایک جھگڑا ہے۔ قرآن کریم نے بائبل کا جو ورشن (Version) پیش کیا ہے وہ ایک دوسرے سے سو فیصدی متفق ہے۔

☆ ایک طفل نے کہا کہ غیر احمدی کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ زندہ آسمان پر موجود ہیں۔ ہم کیسے ثابت کر سکتے ہیں کہ وہ فوت ہو چکے ہیں؟

حضور ایدہ اللہ نے اس سوال پر صدر صاحب خدام الاحمدیہ کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے بچوں کو ابھی تک یہ بھی نہیں بتایا۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب میں اس کا بکثرت ذکر موجود ہے۔ پھر میری مجالس سوال و جواب ہوتی ہیں۔ یہ سوال ایسا ہے جو بارہا آچکا ہے اور اس کا میں مختلف پہلوؤں سے بائبل سے، قرآن مجید سے اور عقل و دانش کے حوالہ سے جواب دے چکا ہوں۔ یہ صدر صاحب کی ذمہ داری ہے اور وہ اس کے لئے جوابدہ ہیں کہ وہ بچوں کو ان باتوں سے آگاہ کریں اور ان کے ذہن نشین کرائیں۔

☆ سوال کیا گیا کہ ہمارے سکول میں ہر سال پوری کلاس سیر کے لئے جاتی ہے، کیا ہم اس میں جا سکتے ہیں؟۔

حضور انور نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ اس میں احمدی بچوں کے لئے صرف ایک خطرہ ہوگا کہ وہ بچوں کو غیر اسلامی ماحول میں چلائیں تو بعض دفعہ ان کی گندی روایات بھی بیچ میں شامل ہو جاتی ہیں۔ اس لئے میں احتیاط کا کہا کرتا ہوں۔ علاوہ ازیں ایک سکول میں کئی احمدی بچے ہوں تو ان کا حفاظتی پروگرام یہ ہے کہ وہ سارے اکٹھے رہیں اور اس کے نتیجہ میں انہیں خدا کے فضل سے غیروں سے دفاع کا ایک ذریعہ مل جاتا ہے۔

☆ ناروے میں جہاں چھ مہینے دن رہتا ہے تو وہاں لوگ نماز کس طرح پڑھتے ہیں؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میں نے اس کا بارہا جواب دیا ہے۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے پہلے ہی اس کا حل بیان فرما دیا ہے اور یہ بھی اسلام کی صداقت کی عظیم دلیل ہے۔ جس زمانہ میں عرب میں یہ گمان بھی نہیں تھا کہ دن رات چوبیس گھنٹے کے علاوہ بھی ہو سکتا ہے حضور اکرم ﷺ کو یہ خبر دی گئی کہ دجال کے زمانہ میں چھ مہینے کا دن اور چھ مہینے کی رات ہو جائے گی۔ اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ ساری زمین پر ایسا ہوگا بلکہ یہ مراد تھی کہ اس زمانہ میں لوگوں کے علم میں یہ بات آجائے گی کہ زمین کے انتہائی شمال میں ایک رات چھ مہینے کی اور ایک دن چھ مہینے کا چڑھتا ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایسا ہوگا تو صحابہ میں سے کسی نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! ہم پر ایک دن میں پانچ نمازیں فرض ہیں تو کیا ایسے وقت میں ہم چھ مہینے میں صرف پانچ نمازیں پڑھیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں تمہارا جو معمول کا دن ہے چوبیس گھنٹے کا اس کے مطابق خدا تعالیٰ نے پانچ نمازیں اور تہجد تجویز فرمائی ہیں۔ اسی طرح ہر چوبیس گھنٹے میں اس لمبے دن اور رات میں بھی تمہارا معمول ہونا چاہئے۔ چنانچہ اسی حل پر ہم عملدرآمد کرتے ہیں۔

☆ ایک طفل نے پوچھا کہ اگر کوئی غیر احمدی کسی غیر احمدی کو احمدی سمجھ کر مار دے تو کیا وہ شہید سمجھا جائے گا؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آپ کو یہ بڑا

Earlsfield Properties

Landlords & landladies

Guaranteed rent

your properties are urgently required

Tel: 0181-265-6000

پیچیدہ سوال سوجھا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جہاں تک اس شخص کی جوابدہی کا تعلق ہے جہاں تک میرا ظاہری علم ہے خدا تعالیٰ اسے شہید شمار نہیں کر سکتا کیونکہ اس کا دین جو تھا وہ وقت کے امام کی تکذیب اور انکار تھا۔ جہاں تک مارنے والے کا تعلق ہے تو اس نے تو جہنم اپنے لئے مول لے لی جیسا کہ قرآن کریم میں مذکور ہے۔ حضور نے فرمایا یہ ہمارا ظاہری فیصلہ ہے۔ اصل فیصلہ اللہ نے کرنا ہے جو دلوں کا حال جانتا ہے۔ اصل فیصلہ مرنے کے بعد ہوگا۔ ہم صرف اندازہ پیش کر سکتے ہیں مگر اللہ قادر مطلق ہے وہ جو چاہے گا اس کے متعلق فیصلہ کرے گا۔

☆ ایک بچے نے دریافت کیا کہ حضرت محمد ﷺ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کیا لگتے تھے؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت محمد ﷺ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی باپ تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سارا سلسلہ حضرت محمد رسول اللہ کے سلسلہ کی ایک جاری شاخ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ رسول اللہ کا نور از سر نو جاری ہوا ہے۔ جیسے رات کے وقت چاند، سورج کی نمائندگی کرتا ہے بالکل اسی طرح مسیح موعودؑ اس دور میں کوئی نئی روشنی نہیں لائے بلکہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی روشنی کو نئے سرے سے پیش کر رہے ہیں۔

☆ آنحضرت ﷺ کے خلفاء کو خلفاء راشدین کیوں کہتے ہیں؟

حضور نے فرمایا کہ اس کا مطلب ہے کہ وہ اللہ کے فضل سے صحیح راستے پر قائم تھے۔ پہلے چار خلفاء کے متعلق ہم قطعیت سے کہہ سکتے ہیں کہ ان کا وہی رستہ تھا جو رسول اللہ نے بتایا تھا جو قرآن کے عین مطابق تھا۔

☆ کیا جرمنی میں واقفین نو بچوں کے لئے اپنا سکول قائم ہو سکتا ہے؟

حضور نے فرمایا کہ یہ مشکل ہے۔ کیونکہ الگ سکول قائم کرنے کی صورت میں سب دیگر مضامین بھی شامل کرنے ہوں گے۔ اس کے اخراجات بہت زیادہ ہیں جو ہم afford نہیں کر سکتے۔ حضور نے فرمایا کہ اس لئے عام سکولوں میں داخل ہوں وہاں سے تعلیم حاصل کریں۔ جہاں تک دینی تعلیم کا تعلق ہے تو ان کی دینی تعلیم کو تقویت دینے کے لئے مختلف نظام جاری ہیں اور وقف نو کی طرف سے رسالے بھی بنائے گئے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت جرمنی اگر ان ساری سہولتوں سے استفادہ کرے تو جہاں تک ممکن ہے ہم ان ذمہ داریوں سے احسن طریق پر سبکدوش ہو سکتے ہیں۔

☆ ایک سوال یہ کیا گیا کہ حج کرنے والوں کے سروں پر ٹوپی کیوں نہیں ہوتی؟

حضور ایدہ اللہ نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ اس لئے کہ حج پیدائش کا منظر پیش کرتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ مجھے نہیں علم کہ کوئی بچہ پیدا ہوا ہو اور ٹوپی اس کے سر پر ہو۔ حضور نے فرمایا کہ حج میں ایک نئی روحانی پیدائش کی خوشخبری ہے جس میں انسان اپنے پہلے سارے گند الگ کر دیتا ہے اور خدا کے ہاں نئی پیدائش شروع کرتا ہے۔ یہ وہ تصویر کشی ہے جس کی وجہ سے آپ وہاں سروں پر ٹوپیاں نہیں رکھتے۔

☆ ایک بچے نے دریافت کیا کہ کیا ہم سوئمنگ پول جا سکتے ہیں؟

حضور نے فرمایا کہ اگر آپ تیرنے کے وقت اسلامی ذمہ داریاں سامنے رکھیں تو ٹھیک ہے مگر کوئی مسلمان ننگے بدن تیر نہیں سکتا۔ اگر کسی جگہ سکول میں لازم ہو کہ آپ نے ننگے بدن تیرنا ہے تو آپ ہرگز وہاں نہ جائیں۔

☆ اس سوال کے جواب میں کہ رسول کریم ﷺ پر قرآن نازل ہوا تو اسے کیسے اکٹھا کیا گیا اور پوری دنیا میں کس طرح پھیلا؟، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قرآن کریم کو محفوظ کرنے کی مختلف صورتیں تھیں۔ بعض دفعہ چمڑوں پر لکھا جاتا تھا۔ علاوہ ازیں کاغذ کی ایک قسم دستیاب تھی اس کاغذ پر بھی قرآن لکھا جاتا تھا۔ علاوہ ازیں ساتھ ساتھ حافظ قرآن تیار ہو رہے تھے جو اسے زبانی حفظ کر رہے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ہم پر یہ بہت بڑا احسان ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ ذمہ داری لگادی کہ وہ تمام حفاظ کی گواہیاں لے کر قراءت کے اختلافات کو دور کریں اور مختلف تحریروں کا موازنہ کریں اور پھر ایک قرآن کی شکل جاری کریں اسے مصحف عثمان کہا جاتا ہے۔ چنانچہ آجکل جو ہمارے پاس قرآن کریم ہے یہ مصحف عثمان کے مطابق ہے۔

☆ جب دو مسلمان ممالک آپس میں جنگ کریں تو کیا مرنے والے شہید ہوں گے؟

حضور نے فرمایا کہ دو مسلمان ممالک اگر وہ سچے مسلمان ہوں تو ایک دوسرے پر حملہ کیوں کریں۔ اگر سیاسی اختلافات ہوں تو وہ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق بیٹھ کر بات چیت سے اسے حل کر سکتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ شہید وہ ہوتے ہیں جو خدا کی راہ میں لڑتے ہوئے مارے جائیں اور ان کا قصور اس کے سوا کوئی نہ ہو کہ وہ محض مسلمان ہونے کی وجہ سے مارے جائیں۔ حضور نے فرمایا کہ جن دو ممالک کی آپ باتیں کر رہے ہیں وہ ایک دوسرے پر صرف مسلمان ہونے کی وجہ سے تو حملہ نہیں کر رہے۔

☆ اس سوال کے جواب میں کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد کوئی نبی آسکتا ہے؟ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ زمانہ حضرت محمد رسول اللہ کا زمانہ ہے اور قیامت تک آپ کا زمانہ جاری ہے۔ پس اگر کوئی شخص دعویٰ کرتا ہے کہ میں اس امت کا نبی ہوں تو اس پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ قرآن و حدیث کے حوالوں سے اپنی سچائی ثابت کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق تو قطعیت سے یہ ثابت ہو چکا ہے۔ بعد میں کوئی آئے تو بے شک آئے مگر کب آئے، کس طرح خدا اتارے، یہ خدا کا کام ہے۔ لیکن چونکہ امت محمدیہ میں آئے گا اس لئے آنے والے کا فرض ہے کہ قرآن و حدیث سے اپنی سچائی ثابت کرے۔

☆ ایک بچے نے کہا کہ حضور دعا کریں کہ میں مربی بن جاؤں۔

حضور ایدہ اللہ نے اس کے اس فیصلہ پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ مربی بننے کے لئے اپنی تربیت خود کرو۔ مربیوں کو جو مشکلات پیش آتی ہیں ان پر بھی نظر کرو۔ عزم، دعا اور صبر کے ساتھ کوشش کرو۔ میری دعا بھی آپ کے ساتھ ہے۔

☆ ایک اور طفل نے کہا کہ میں نے اپنی زندگی وقف کی ہے حضور کوئی کام بتائیں؟

حضور نے فرمایا کام تو واقفین زندگی کے لئے بے شمار بتا چکا ہوں۔ دراصل غور سے میرے خطبات و خطابات کو سنا کریں۔ ان میں ایک واقف زندگی کے لئے تمام لائحہ عمل موجود ہے۔ احمدیت کا خادم بننا ہے یہ خلاصہ ہے۔ جس طرح بھی بہترین خدمت دین اسلام و احمدیت کی ہو سکے تو کرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں۔

☆ ایک مسلم ملک کی غیر مسلم ملک سے جنگ ہو جائے تو کیا مسلم ملک اس غیر مسلم ملک کی زمین پر قبضہ کر سکتا ہے؟

حضور ایدہ اللہ نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ اوّل تو کسی مسلم ملک کو جنگ میں پہل کرنی ہی نہیں چاہئے۔ اسے اس کی اجازت ہی نہیں۔ اگر دوسرے نے اس پر حملہ کیا ہے تو ظاہر ہے کہ مسلم ملک کی زمین چھیننے کے لئے حملہ کیا ہے۔ جس طرح وہ اگر مسلم ملک کی زمین چھین لیتے تو اپنی ہی سمجھتے اسی طرح اگر مسلم ملک ان کی کوشش کو ناکام بنادے اور ان کی زمین چھین لے تو یہ ان کی ہی سمجھنی چاہئے۔ لیکن اس زمانہ میں یو۔این۔او کے تابع بڑی قوموں نے کسی ملک کا جو جغرافیہ بنادیا ہے وہ اسے قائم رکھتے ہیں اور یہ اخلاقی قانون نہیں چلتا۔

☆ ایک بچے نے کہا کہ اللہ سب سے طاقتور ہے تو اسے فرشتے بنانے کی کیا ضرورت ہے؟

حضور نے فرمایا کہ اللہ کی طاقت کے اظہار میں فرشتوں کو پیدا کرنا بھی شامل ہے، انسانوں کا پیدا کرنا بھی شامل ہے، کائنات کا پیدا کرنا بھی شامل ہے، یہ سب اللہ تعالیٰ کی طاقت کے مظہر ہیں۔

سوالات کے اختتام پر اطفال کا نظم خوانی کا مقابلہ ہوا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ از راہ شفقت اس موقعہ پر سٹیج پر رونق افروز رہے۔ مختلف بچوں نے اپنی خوبصورت مترنم آوازوں میں آنحضرت ﷺ کی مدح اور اسلام کی خوبیوں اور نیک نصائح پر مشتمل خوش الحانی سے نئی نئی طرزوں میں منظوم کلام پیش کیا۔ یہ پاکیزہ کلام دلوں پر ایک عجیب روحانی کیفیت پیدا کرنے والا تھا۔ مقابلہ کے آخر پر جج نے نمایاں پوزیشن لینے والے اطفال کے ناموں کا اعلان کیا۔ حضور نے از راہ شفقت ان سب بچوں کو شرف مصافحہ بخشا اور انہیں محبت اور دعاؤں سے نوازا۔ بعد ازاں حضور ایدہ اللہ خدام کی حوصلہ افزائی کے لئے فٹ بال اور کبڈی کے میچز دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے جہاں کھلاڑیوں کو شرف مصافحہ بخشا، ان کے ساتھ تصاویر اتروائیں اور کچھ دیر وہاں بیٹھ کر انہیں اپنی دعاؤں اور برکتوں سے نوازا۔

مجلس عرفان

۱۵ر مئی کو ہی ۲۰۔۴ پر نماز ظہر و عصر کے بعد مقام اجتماع میں مجلس عرفان کا آغاز ہوا۔ یہ مجلس اردو میں منعقد ہوئی۔ چند ایک اہم سوالات مع مختصر جوابات اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین ہیں۔

☆ کیا اسلام کی رو سے ایک عورت نکاح پڑھا سکتی ہے؟

حضور نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ جہاں تک سنت نبوی کا تعلق ہے مجھے ایک بھی واقعہ یاد نہیں کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں کسی عورت نے نکاح پڑھایا ہو۔

☆ انسان کے مرنے پر روح تو خدا کے حضور حاضر ہو جاتی ہے تو میت کو غسل دینے سے کیا اسے کوئی فائدہ پہنچتا ہے یا نہیں؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آپ زندہ جسم کی صفائی کرتے ہیں۔ صفائی خدا تعالیٰ کو پسند ہے اس لئے زندہ کی صفائی ہو یا مردہ کی، صفائی ضروری ہے۔ حضور نے فرمایا کہ عموماً پاک بدن کی روح بھی پاک و صاف ہی ہوتی ہے۔ اسی مضمون کو اللہ تعالیٰ آگے بڑھاتا ہے کہ مرنے کے بعد بھی بدن کو پاک و صاف کرو۔

☆ ایک دوست نے سوال کیا کہ جب زمین میں اللہ تعالیٰ کی توحید قائم ہو جائے گی تو کیا پھر بھی انسانوں کی تخلیق کا سلسلہ جاری رہے گا؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ جاری رہے گا تو اس کی صفات بھی جاری رہیں گی اور اس کی صفات میں تخلیق بھی ایک صفت ہے۔

☆ ایک اور سوال کے جواب میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اگر کسی احمدی کو نظام جماعت کی خلاف ورزی کی بنا پر اخراج کی سزا ملی ہو اور وہ اپنے آپ کو احمدی کہتے ہوئے مرتا ہے اور ارتداد اختیار نہیں کرتا تو اس کی نماز جنازہ پڑھنا احمدیوں پر فرض ہے۔

☆ اس سوال کے جواب میں کہ ڈاڑھی کیوں رکھتے ہیں؟ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ڈاڑھی رکھنا سنت ہے۔ آنحضرت ﷺ نے یہ سنت جاری فرمائی اور یہ سنت پہلے انبیاء میں بھی تھی اور اللہ نے مرد اور عورت میں ایک فرق بھی رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مرد کو ڈاڑھی دی اور عورت کو نہیں دی۔ عورت کے ڈاڑھی ہو تو وہ شرم محسوس کرتی ہے۔ مرد کے داڑھی ہو تو اسے اس بات کو اپنے لئے عزت متصور کرنا چاہئے۔ حضور نے فرمایا کہ آجکل مغرب میں بھی ڈاڑھی کا رواج عام ہو رہا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ انشاء اللہ ڈاڑھی کا رواج احمدیت کی ترقی کے ساتھ ساتھ اور بھی عام ہوتا چلا جائے گا۔

☆ ایک بچے نے پوچھا کہ ہم قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز کیوں پڑھتے ہیں۔ حضور نے فرمایا اس

باقی صفحہ نمبر ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں

لِقَاءٌ مَعَ الْعَرَبْ

(۲۰/دسمبر ۱۹۹۴ء)

(مرتبہ: صفدر حسین عباسی)

"لقاء مع العرب" مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ (MTA) انٹرنیشنل کے مقبول ترین پروگراموں میں سے ایک نہایت مفید، دلچسپ اور ہردلعزیز پروگرام ہے۔ اس میں سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عربوں کے سوالات کے جواب انگریزی زبان میں ارشاد فرماتے ہیں اور پھر ان کا عربی ترجمہ پیش کیا جاتاہے۔ اردودان احباب کے استفادہ کے لئے "لقاء مع العرب" کے ان پروگرامز کا **خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر پیش کرنے** کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ ان پروگراموں کی آڈیو، ویڈیو کیسٹس آپ اپنے ملک کے مرکزی مشن میں قائم شعبہ سمعی بصری سے یا شعبہ آڈیو/ ویڈیو مسجد فضل لندن یوکے سے بھی حاصل کر سکتے ہیں۔(ادارہ)

(دوسری قسط)

سوال: سورۃ ھود میں ایک شاہد کے آنے کا ذکر ملتاہے۔ یہ شاہد کون ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا وہ آیت جس میں اس شاہد کے آنے کا ذکر ہے یہ ہے:

﴿اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰى اِمَامًا وَّرَحْمَةً اُوْلٰئِكَ يُوْمِنُوْنَ بِهٖ. وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ. اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَايُؤْمِنُوْنَ﴾۔
(سورۃ ھُود:۱۸)

عرب تو اس آیت کے معنے سمجھ گئے ہیں لیکن جنہیں عربی نہیں آتی ان کے لئے میں اس آیت کا ترجمہ بیان کر دیتاہوں۔ اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتاہے کہ:

"پس کیا وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے ایک روشن دلیل پر قائم ہے اور جس کے پیچھے بھی اس کی طرف سے ایک گواہ آئے گا (جو اس کا فرمانبردار ہوگا) اور اس سے پہلے بھی موسیٰ کی کتاب آچکی ہے جو اس کی تائید کر رہی تھی۔ اور جو (اس کے کلام سے پہلے) لوگوں کے لئے امام اور رحمت تھی (ایک جھوٹے مدعی جیسا ہو سکتاہے) وہ (یعنی موسیٰ کے سچے پیرو) اس پر (ایک دن ضرور) ایمان لے آئیں گے اور ان مخالف گروہوں میں سے جو کوئی انکار کرتا رہے گا، دوزخ اس کا موعودہ ٹھکاناہے۔ پس (اے مخاطب) تو اس کے متعلق کسی (قسم کے) شک میں نہ پڑ۔ وہ یقیناً حق ہے (اور) تیرے رب کی طرف سے (ہے) لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے"۔

وہ جس کے متعلق اس سے قبل موسیٰ کی کتاب نے تصدیق کی۔ اس کی سچائی کی گواہی دی، اس کی پیروی میں ایک اور شاہد آئے گا۔ خدا نے دو شاہد بھجوائے ایک کو موسیٰ کی کتاب کی تصدیق حاصل ہے اس صفائی کے ساتھ کہ اس کا نام لے کر ذکر کیا۔ اور ایک اس کے بعد آئے گا وہ بھی بہت بڑا شاہد ہوگا۔

غیر احمدی علماء جنہوں نے احمدیت کے خلاف کتابیں لکھی ہیں ان کے نزدیک تو اس آیت کا کچھ بھی مطلب نہیں کیونکہ ان کے نزدیک تو کوئی شاہد نہیں آنا۔ وہ شاہد کوئی معمولی انسان نہیں ہوگا۔ ایک عظیم انسان جو اس آیت کے منطوق پر پورا اترے گا۔ حضرت موسیٰ کی طرح کا شاہد۔ اور سوائے اس کے کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہو وہ شاہد کیسے ہو سکتاہے۔ ان غیر احمدی علماء کے نزدیک تو نہ وہ شاہد پیدا ہوا اور نہ ہی آئندہ کبھی ہوگا کیونکہ ان کے نزدیک اگر اس نے آناہے تو وہ خاتم النبیین کی مہر توڑے بغیر نہیں آ سکتا۔ اور ایسا یہ لوگ تصور بھی نہیں کر سکتے اس لئے کوئی شاہد نہیں آئے گا۔ اگر ایسا ہے تو پھر قرآن کریم کی اس آیت کا کیا مطلب ہے؟ یہ آیت تو بالکل واضح اور روشن ہے۔ اس کا کچھ اور ترجمہ کیا ہی نہیں جا سکتا۔ یہ آیت کہتی ہے کہ آنحضرت ﷺ اور آپ کے مقام و مرتبہ کو دیکھو۔ ان سے پہلے موسیٰ کی کتاب تھی جو آپ کی تصدیق کرتی اور گواہی دیتی ہے اور اس کے بعد ایک اور عظیم الشان شاہد آئے گا جو تمام دنیا کو بتائے گا کہ یہ میرا پیارا رسول ہے۔ اور ہمارا عقیدہ اور ایمان ہے کہ اس سے مراد امام مہدی اور مسیح موعود ہے اور جو کوئی یہ اعتراض کرتاہے کہ امام مہدی اور مسیح موعود کا قرآن کریم میں ذکر نہیں۔ یہ آیت اسکے اعتراض کا بڑی وضاحت اور تحدّی کے ساتھ ردّ کرتی ہے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے نیز لاہوری گروپ جو اپنے آپ کو احمدی کہلاتے ہیں، کہتے ہیں کہ ہم حضرت مرزا صاحب پر ایمان صرف اس حد تک لا سکتے ہیں کہ وہ دوسرے مجددین کی طرح ایک مجدد تھے اور بس۔ بہت سے مجددین گزرے ہیں اور ہم بھی انہیں ایک مجدد سمجھتے ہیں اور اس میں کوئی ایسا حرج نہیں۔ لیکن مجدد سے بڑھ کر کوئی اور مرتبہ ومقام ہم ان کے لئے ماننے کو تیار نہیں۔

میں کہتاہوں ٹھیک ہے فی الحال اس بات کو ایک طرف رکھیں اور صرف یہ بتائیں کہ اس آیت کا کیا مطلب ہے؟ کیا یہ کہتی ہے "شاہدین" یا "شاہد" کہہ رہی ہے۔ یہاں ایک فرد واحد کی بات ہو رہی ہے۔ وہ دوسرے مجددین کی طرح کیسے ہو سکتاہے؟ ایک عظیم شاہد کھڑا ہوگا۔ حضرت مرزا صاحب میں اس بیان کا اظہار کیسے ہوا یہ ایک الگ سوال ہے۔ مجددین کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو دیکھیں گے کہ بعض کہتے ہیں فلاں مجدد تھا اور بعض کا کہناہے کہ فلاں مجدد تھا۔ مختلف مجدد آئے۔ مان لیا کہ وہ سب مجدد تھے لیکن ان میں سے کوئی ایک مجدد بتائیں جس نے تمام دوسرے مذاہب پر اسلام کی برتری کے اظہار کے لئے اسلامی جہاد کیا ہو؟ حضرت مرزا غلام احمد صاحبؑ نے کبھی عیسائیت کو چیلنج کیا تو کبھی ہندوازم کو، کبھی کسی مذہب کو تو کبھی کسی مذہب کو دعوت مقابلہ دی۔ غرضیکہ تمام مذاہب کو چیلنج کیا اور آپ نے اسلام کے حق میں اپنی اس مہم کو عالمی حیثیت دی۔

یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کا پہلی مرتبہ برملا اظہار برصغیر پاک وہند کے ایک عظیم بزرگ اور روحانی پیشوا بابا غلام فریدؒ آف چاچڑاں شریف نے کیا۔ جو مسلمانوں میں بڑی عزت کا مقام رکھتے تھے اور آج بھی پاکستان میں دس ملین لوگ آپ کی روحانیت و بزرگی کی وجہ سے آپ کے عقیدت مند ہیں۔ اس وقت کے علماء بار باران کے پاس اس بات کا فتویٰ حاصل کرنے کے لئے گئے کہ وہ فتویٰ دیں کہ مرزا غلام احمدؑ دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہیں۔ آپ نے کہا نہیں میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔ میں تو اسے صادقوں میں سے پاتاہوں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ برسات کے موسم میں بارش کے بعد باہر تشریف لے گئے اور ریت کے ایک ٹیلے پر بیٹھ کر خدا تعالیٰ کی رحمتِ باراں کا نظارہ کرنے لگے اور اس کی رحمت کا شکر بجا لانے اور تسبیح و تحمید میں ڈوبے ہوئے تھے۔ آپ کے ساتھ آپ کا ایک عقید تمند ڈپٹی غلام احمد بھی تھا۔ اچانک آپ نے پنجابی میں یہ کہنا شروع کیا "چاروں پاسے کوڈ کبڈ، کوڈ کبڈ لائی ہوئی اے"۔ واہ کیسا پہلوان ہے جو ہر سمت وجہت ہر مدمقابل کو اکھاڑے میں دعوت مقابلہ دے رہاہے۔ ایک بڑے شاہسوار کی طرح جو ہر کسی کو چیلنج دیتاہے۔

وہ ڈپٹی غلام احمد جو بعد میں صرف اسی واقعہ کی وجہ سے احمدی ہو گیا تھا اس کے بیٹے ڈپٹی بشیر احمد نے یہ واقعہ مجھ سے بیان کیا۔ اس نے کہا کہ جب حضرت بابا غلام فریدؒ نے یہ الفاظ کہے تو میں بہت حیران ہوا۔ پہلے تو میں نے یہ خیال کیا کہ آپ ذکر الٰہی میں مصروف ہیں۔ میں نے پوچھا اے میرے آقا آپ نے کس کے ذکر میں یہ فرمایاہے۔ تو آپ نے فرمایا، مرزا غلام احمد کے متعلق۔ نیز فرمایا کہ میں ہمیشہ حیرانگی کی نگاہ سے دیکھتاہوں کہ بہت بڑے بڑے روحانی پیشوا و بزرگ اور اسلام کی خدمت کرنے والے گزرے ہیں اور باوجودیکہ وہ مرتبہ میں بہت بلند اور پہنچے ہوئے بزرگ تھے لیکن کسی کو نبوت کا مقام نہیں ملا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اس شخص مرزا غلام احمدؑ میں باقی تمام بزرگوں اور اولیاء کے مقابلہ میں کیا خوبی دیکھی کہ اسے نبی بنا دیا۔ یہ آپ کا ان کے نبی ہونے کے بارہ میں اعتراض یا انکار نہیں تھا بلکہ حیران ہو رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ آج خدا تعالیٰ نے اچانک مجھ پر انکشاف کیاہے اور یہ عقدہ کھول دیاہے کہ مرزا صاحب سے پہلے ایک بھی شخص ایسا نہیں جس نے اپنے آقا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے رنگ میں رنگین ہو کر اسلام کی سربلندی کے لئے مذاہب عالم کو للکارا ہو۔ وہ ساری زندگی اسلام کی خاطر ہر سمت جہاد میں مصروف رہا۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا کوئی خادم اس وقت تک نبی ہونے کا حقدار نہیں ٹھہر سکتا جب تک کہ توحید اور اسلام کی سربلندی کے لئے اس کی جدوجہد وسعی اپنے عظیم پیشوا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی طرح یونیورسل اور عالمی حیثیت اختیار نہ کر جائے۔

یہ عقدہ خدا تعالیٰ نے چاچڑاں شریف کے بزرگ حضرت بابا غلام فریدؒ پر کھولا اور یہ زبردست نکتہ ہے۔ اسرائیلی نبیوں کی طرح بہت سے مسلمان بزرگ علماء دین گزرے ہیں۔ اسرائیلی نبی تو چھوٹے چھوٹے قبائل اور قوموں کی طرف محدود علاقوں کے لئے مبعوث ہوتے تھے۔ ان کی حیثیت عالمی نہیں تھی۔ وہ ایک خاص زمانہ کے لئے تھے ہمیشہ کے لئے نہیں تھے۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آپؐ نے نبوت کی تعریف کی تکمیل کی۔ کسی ایک قبیلہ یا محدود زمانہ کے لئے نہیں بلکہ کل کائنات کے لئے رسول بنا کر بھیجے گئے۔ "اِنِّی رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا"۔ (الاعراف: ۱۵۹)۔ اور پھر آپؐ کی پیروی میں ایک عظیم شاہد کے مبعوث کئے جانے کا بھی خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا جس کا آنا بھی تمام دنیا کے لئے اور ہر زمانہ کے لئے تھا۔ آپؐ کے متبعین اور علماء بے شک کہ بنی اسرائیل کے نبیوں جیسا مقام رکھتے تھے لیکن انہیں نبی کا خطاب نہیں دیا گیا۔ یہاں تک کہ وہ جری اللہ مبعوث ہوا جس نے خدائے واحد کے سدا قائم رہنے والے دینِ حق کو سارے عالم میں پھیلانے کی عظیم الشان ذمہ داری اٹھائی اور اسے جیسا کہ حق تھا پورا کر دکھایا۔

☆......☆......☆

سوال: جزیہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کیا موقف تھا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اگر کوئی قتال محض دین اسلام کی خاطر کیا جائے، کیونکہ قتال بھی جہاد کی ایک قسم ہے، اور اس کے نتیجہ میں کسی دشمن پر غلبہ حاصل ہو جائے تب اسلام مفتوحہ علاقہ کے لوگوں پر جزیہ نافذ کرتاہے۔ ہر مسلمان کا جزیہ کے متعلق یہی عقیدہ ہے جو میں بیان کر رہاہوں اور اس میں کسی کو کوئی اختلاف نہیں۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ ایسی صورت میں جزیہ نافذ کیا جائے گا لیکن اس ضمانت اور شرط کے ساتھ کہ جزیہ لینے والے ان

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact: Anas Ahmad Khan
204 Merton Road London SW18 5SW
Tel: 0181-333-0921 \ 0181-448-2156
Fax: 0181-871-9398

لوگوں کی حفاظت کے ضامن و ذمہ دار ہوں گے جن سے جزیہ لیا جارہا ہے۔ یہ ایک ایسا ٹیکس ہے جس میں ہر چیز شامل ہے۔ اور یہ کوئی ظلم و تعدی اور ناانصافی والا قانون نہیں بلکہ ہمدردی اور حسن سلوک والا عمل ہے۔

ایک دفعہ ایک اسلامی لشکر جس نے قسطنطنیہ پر فتح حاصل کی تھی وہاں کے لوگوں کی حفاظت کرنے میں ناکام رہا تو تمام جزیہ جو غیر مسلموں، عیسائیوں سے لیا گیا تھا انہیں واپس لوٹا دیا گیا یہ کہہ کر کہ ہم نے یہ جزیہ تم سے اس بنا پر لیا تھا کہ تمہاری حفاظت ہماری ذمہ داری ہو گی۔ لیکن ہم چونکہ تمہارے دفاع و حفاظت میں ناکام رہے ہیں اس لئے یہ جزیہ واپس کیا جاتا ہے۔ اسلام کی یہ کیسی زبردست اور خوبصورت تعلیم ہے۔ ہم مکمل طور پر اس سے اتفاق اور اس کی تائید کرتے ہیں۔

زکوۃ غیر مسلموں سے وصول نہیں کی جاتی کیونکہ زکوۃ اسلامی رکن ہے اور اس پر فرض ہوتی ہے جو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات پر ایمان لاتا ہے تو پھر اسلام اپنی تعلیمات غیر مسلموں پر زبردستی کیسے ٹھونس سکتا ہے۔ اس مسئلہ کا کتنا خوبصورت حل پیش کیا گیا ہے کہ تم جس ملک کے شہری ہو تمہیں حکومت کو ٹیکس ادا کرنا پڑتا ہے۔ ایک مسلمان نہ صرف حکومت کو ٹیکس ادا کرتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی خاطر بھی خرچ کرتا ہے۔ غیر مسلم چونکہ اسلامی تعلیمات پر ایمان نہیں رکھتے اس لئے ہم کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے ہم تمہیں اسلامی ٹیکسز ادا کرنے پر مجبور نہیں کرتے۔ لیکن ایک شہری ہونے کی حیثیت سے تمہیں ضرور کچھ نہ کچھ ادا کرنا ہو گا اور اسی کا نام تو جزیہ ہے اور جزیہ کے بارہ میں یہی حضرت مسیح موعودؑ کا موقف تھا۔

لیکن اگر آپ نے جزیہ کے بارہ میں آنے والے مسیح کے متعلق آنحضرت ﷺ کی حدیث "یضع الجزیۃ" کو مد نظر رکھ کر یہ سوال کیا ہے تو پھر میں کل کی مجلس میں اس کا تفصیلی جواب دوں گا۔ انشاءاللہ العزیز۔

سڈنی (آسٹریلیا) کے دو مقامی اخبارات میں

احمدیت کا تذکرہ

حال ہی میں سڈنی (بلیک ٹاؤن سٹی) کے دو مقامی اخبارات میں جماعت احمدیہ کا جلی حروف میں مع فوٹوز ذکر آیا ہے۔ "بلیک ٹاؤن سٹی گارڈین" نے ۲۴ر مارچ ۱۹۹۹ء کی اشاعت میں جماعت احمدیہ آسٹریلیا کے جلسہ سالانہ کی خبر دی جو دو تا چار اپریل منعقد ہوا۔ اس نے لکھا کہ "چار صد سے زیادہ مسلمان آسٹریلیا بھر سے مارسڈن پارک میں جماعت احمدیہ کے پندرھویں جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے جمع ہو رہے ہیں۔ یہ جلسہ اسی جلسہ کی ایک شاخ ہے جو سب سے پہلے حضرت مرزا غلام احمدؑ بانی جماعت احمدیہ نے ۱۸۹۱ء میں قادیان میں منعقد فرمایا تھا۔ ایسوسی ایشن کے نمائندوں نے کہا کہ یہ جلسہ کوئی دنیاوی میلہ یا جشن نہیں ہے نہ یہاں پر کوئی پھلجھڑیاں چھوڑی جائیں گی۔ یہ ایک روحانی تقریب ہے جس میں ہم تربیتی امور پر تقریریں سنیں گے کہ ہم کس طرح بہتر زندگی گزار سکتے ہیں اور انسانیت کی خدمت کر سکتے ہیں۔ اسلام سوشل اور اجتماعی زندگی پر بہت زور دیتا ہے۔ بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے ایسے کاموں کا آغاز کیا جس سے خدا کی توحید، ایمان اور حکمت کا بول بالا ہو۔ انہی کاموں میں سے ایک جلسہ سالانہ کا انعقاد بھی ہے۔

تحریک احمدیہ ہندوستان سے شروع ہوئی بعد میں ہیڈ کوارٹر پاکستان منتقل کرنا پڑا اور آج کل اس کا ہیڈ کوارٹر عملاً لندن میں ہے (جہاں امام جماعت قیام پذیر ہیں) پہلا احمدی آسٹریلیا میں ۱۸۹۷ء میں آیا لیکن ۱۹۶۰ء تک یہاں اتنے احمدی پہنچ چکے تھے کہ ایک جماعت کا قیام عمل میں لایا جاسکے"۔

دوسرے اخبار "بلیک ٹاؤن ایڈووکیٹ" نے اپنی اشاعت ۱۰ر مارچ ۱۹۹۹ء میں یہ خبر دی ہے کہ احمدیوں کو اپنے مرحومین کی تدفین کے لئے جگہ مل گئی ہے۔ اس نے لکھا کہ شروع میں Riverstone کے نئے قبرستان میں احمدیوں کو علیحدہ جگہ نہیں دی گئی تھی بلکہ ان کو عام مسلمانوں کے قبرستان کو استعمال کرنے کا مشورہ دیا گیا تھا۔ احمدیوں کو تو اس پر کوئی اعتراض نہ تھا لیکن مسٹر علی راؤد چیئر مین آسٹریلین اسلامک کونسل نے اس پر اعتراض کیا کہ احمدی صحیح مسلمان نہیں ہیں۔ اس پر جماعت احمدیہ کے نمائندہ نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ہم مسلمان ہیں اس لئے ہمیں مسلمانوں کے قبرستان میں تدفین سے روکنے کا کوئی جواز نہیں۔ ہم اسلام کے پانچ بنیادی ارکان پر ایمان لاتے ہیں، کلمہ گو ہیں، خدا اور محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان لاتے ہیں، پانچوں نمازیں پڑھتے ہیں، زکوۃ ادا کرتے ہیں، رمضان کے روزے رکھتے ہیں اور توفیق ہو تو زندگی میں ایک بار خانہ کعبہ کا حج کرتے ہیں۔ ہم نے گزشتہ مردم شماری میں اپنے آپ کو مسلمان لکھوایا تھا۔ اس لئے ہم آسٹریلیا کے قانون کے مطابق بھی مسلمانوں کا ہی حصہ ہیں اور کسی کو اس پر اعتراض کا حق نہیں۔ لیکن ہم پر امن جماعت ہیں۔ کونسل کے افسران نے ہمیں قبرستان کے لئے اسی احاطہ میں علیحدہ بلاک دینے پر رضامندی ظاہر کر دی ہے جو ہمیں منظور ہے۔

آگے اخبار مذکور لکھتا ہے کہ گزشتہ صدی کے آخر پر حضرت احمد نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا جس کی قرآن میں پیشگوئی تھی اور جس نے آخری زمانہ میں ظاہر ہونا تھا۔ احمدیوں کے امیر نے کہا کہ اس عقیدہ کی وجہ سے احمدی بعض ملکوں میں تعذیب کا نشانہ بنتے ہیں جیسے پاکستان اور سعودی عرب میں"۔

(بلیک ٹاؤن ایڈووکیٹ، ۱۰ر مارچ ۱۹۹۹ء)

آنحضرت ﷺ کے چھوٹے سے چھوٹے حکم کو بھی ٹالنا کفر ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

"ہم مسلمان ہیں اور امت محمدیؐ ہیں اور ہمارے نزدیک نئی نماز بنانی یا قبلہ سے رُوگردانی کفر ہے۔ کُل احکامِ پیغمبری کو ہم مانتے ہیں اور ہمارا ایمان ہے کہ چھوٹے سے چھوٹے حکم کو ٹالنا بھی بدذاتی ہے اور ہمارا دعویٰ قال اللہ اور قال الرسول کے ماتحت ہے۔ اتباع نبوی سے الگ ہو کر ہم نے کلمہ یا نماز یا حج یا ڈیڑھ اینٹ کی الگ مسجد نہیں بنائی۔ ہمارا کام یہ ہے کہ اس دین کی خدمت کریں اور اس کو کُل مذاہب پر غالب کر کے دکھادیں۔ قرآن شریف کی اور احادیث کی جو پیغمبر خدا سے ثابت ہیں اتباع کریں۔ ضعیف سے ضعیف حدیث بھی، بشرطیکہ وہ قرآن شریف کے مخالف نہ ہو ہم واجب العمل سمجھتے ہیں اور بخاری اور مسلم کو بعد کتاب اللہ اصح الکتب مانتے ہیں"۔

(الحکم ۳۰ر ستمبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۶)

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۸ر مئی ۱۹۹۹ء بروز جمعۃ المبارک قریباً بارہ بجے دوپہر مسجد فضل لندن کے احاطہ میں مکرمہ انوری بیگم رحمٰن صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب مرحوم لندن کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ مرحومہ کی عمر ۸۷ سال تھی۔

اس موقعہ پر حسب ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

۱۔ مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد سلیم بٹ صاحب۔ چونڈہ پاکستان

آپ ۲ر مئی کو دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں قریبی گاؤں ڈوگرا گئی تھیں۔ ایک نومبائع مکرم عابد صاحب کے گھر بیٹھی تھیں کہ ایک بدبخت نے چھری سے وار کر کے شدید زخمی کر دیا۔ ہسپتال میں ۱۳ر بوتلیں خون دیا گیا لیکن وہ جانبر نہ ہو سکیں اور ۹ر مئی ۹۹ء کو خدا تعالیٰ کی راہ میں شہید ہو گئیں۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔

۲۔ مکرم ناصر فاروق سندھو صاحب۔ مربی سلسلہ۔ مقیم چک نمبر ۳۹۰ ضلع لودھراں پاکستان۔

آپ ۱۳ر اپریل ۱۹۹۹ء کو بہاولپور ریلوے اسٹیشن پر ٹرین سے اترتے ہوئے حادثہ میں شہید ہو گئے۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔

۳۔ ۳ر مئی ۱۹۹۹ء کو فجی آئی لینڈ کے سمندر میں کشتی کو ایک خطرناک حادثہ پیش آیا جس کے نتیجہ میں ہمارے مبلغ مکرم محمد افضل ظفر صاحب کی فیملی کے مندرجہ ذیل افراد ڈوب کر وفات پاگئے۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔

۱۔ مکرمہ امۃ المتین ناصرہ صاحبہ اہلیہ (عمر ۴۷ر سال)

۲۔ ناصرہ ظفر صاحبہ بیٹی (عمر ۱۵ر سال)

۳۔ سارہ ظفر صاحبہ بیٹی (عمر ۱۲ر سال)

۴۔ رابعہ بشریٰ صاحبہ بیٹی (عمر ساڑھے دس سال)

۵۔ عطاء المنعم اکمل صاحب بیٹا (عمر چھ سال۔ نعش نہیں ملی)

۴۔ مکرمہ مسز شوقیہ چکماک صاحبہ آف استنبول ترکی۔ آپ محترمہ امینہ چکماک صاحبہ (کارکن MTA انٹرنیشنل) کی والدہ تھیں۔ مرحومہ انتہائی مخلص فدائی احمدی تھیں۔ آپ نے اپنا خوبصورت گھر جماعت کے لئے وقف کیا ہوا تھا۔ بہت مہمان نواز تھیں۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۷۵ر برس تھی۔

۵۔ مکرم ملک منظور احمد صاحب انور ابن مکرم میاں محمد مغل صاحب عرف مغلا آف چنیوٹ۔ (والد محترم رشید احمد ارشد صاحب مبلغ سلسلہ انگلستان)

۶۔ مکرم چودھری محمد عبدالسمیع صاحب آف لاہور۔

آپ مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم کے بھائی تھے۔ مخلص اور فدائی احمدی تھے اور جماعتی کاموں میں پیش پیش رہتے تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے

برائے فروخت

پلاٹ برائے فروخت واقع دارالیمن ربوہ

رقبہ ۱۰ مرلہ فوری قبضہ کے ساتھ

رابطہ کے لئے

نصیر احمد شاد: جرمنی فون نمبر 02622-2894+ (۲۵ر جون تک)

اس کے بعد پاکستان میں رابطہ کے لئے (راولپنڈی): 051-435090 (۲۵ر جولائی تک)

F0ZMAN FOODS

A LEADING BUYING GROUP FOR GROCERS AND C.N.T.SHOPS

2- SANDY HILL ROAD ILFORD, ESSEX

TELEPHONE 0181-553-3611

جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کا ۳۴واں جلسہ سالانہ

۳۰، ۳۱ر جولائی و یکم اگست ۱۹۹۹ء کو منعقد ہو گا

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے امسال جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کا ۳۴واں جلسہ سالانہ مورخہ ۳۰، ۳۱ر جولائی و یکم اگست بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار اسلام آباد (ٹلفورڈ) انگلستان میں منعقد ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

حضور انور کی بابرکت موجودگی اور شمولیت کی بنا پر اس جلسہ کو ایک مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ اس جلسہ کی سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ شرکاء جلسہ کو پیارے امام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعدد روح پرور علمی خطابات سننے اور رُخ انور کو بار بار دیکھنے کی سعادت ملتی ہے۔

جلسہ سالانہ کے پروگرام کچھ اس طرح ہوتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کے پہلے روز خطبہ اور نماز جمعہ کے بعد مختصر وقفہ ہوتا ہے جس کے بعد حضور انور کا افتتاحی خطاب ہوتا ہے۔ ہفتہ کے روز مردانہ جلسہ کے ساتھ ساتھ الگ مارکی میں بیک وقت خواتین کا بھی ایک مختصر اجلاس منعقد ہوتا ہے جس کے آخر میں حضور انور مستورات سے ایک خصوصی خطاب فرماتے ہیں جو مردانہ جلسہ گاہ میں بھی سنایا جاتا ہے اور پھر اسی روز بعد دوپہر دورانِ سال نازل ہونے والے اور سال بہ سال بڑھتے چلے جانے والے افضالِ الٰہیہ کے ایمان افروز تذکرہ پر مشتمل حضور انور کا تفصیلی خطاب ہوتا ہے۔

اتوار کے روز غیر از جماعت مہمانوں کے ساتھ انگریزی زبان میں ایک مجلس سوال و جواب ہوتی ہے اور اس کے بعد عالمگیر بیعت کی تقریب منعقد ہوتی ہے۔ یہ تقریب ایک عظیم روحانی تجربہ کا حکم رکھتی ہے جو اس جلسہ کی روحانی کیفیات کو نقطۂ عروج پر پہنچا دیتی ہے۔ اسی روز بعد دوپہر حضور انور کسی علمی موضوع پر اختتامی خطاب ارشاد فرماتے ہیں۔ یہ سب خطابات دراصل اس جلسہ سالانہ کی جان اور اصل رونق و برکت ہیں۔

علاوہ ازیں ہر روز نماز تہجد اور پانچوں نمازیں باجماعت ادا کی جاتی ہیں۔ نماز فجر کے بعد علماء سلسلہ درس القرآن اور درس الحدیث بیان فرماتے ہیں۔ تینوں دن ذکر الٰہی اور دعاؤں کے ماحول میں بہت ہی محبت اور پیار کی فضا میں بسر ہوتے ہیں۔ اکناف عالم سے عشاقِ اسلام بڑی کثرت سے اس بابرکت عالمگیر اجتماع میں شمولیت کی غرض سے تشریف لاتے ہیں۔ ان سب ممالک کے قومی پرچم جلسہ گاہ کے باہر لہرائے جاتے ہیں۔ جلسہ سالانہ کی ساری کارروائی براہ راست یا بعد میں مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ ساری دنیا میں نشر کی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں شرکائے جلسہ کے تاثرات اور پیغامات بھی پیش کئے جاتے ہیں۔ اس طرح جلسہ سالانہ کی برکات کا دائرہ ساری دنیا تک وسیع ہو جاتا ہے۔

مختلف ممالک کے معزز مہمان بھی بہت کثرت سے جلسہ سالانہ میں شامل ہوتے ہیں ان میں مختلف ممالک کے سفراء، وزراء، ممبران پارلیمنٹ، کونسلرز، میئرز اور دیگر علمی شخصیات شامل ہوتی ہیں۔ ان میں سے بعض حاضرین جلسہ سے مختصر خطاب بھی کرتے ہیں۔

یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ اس جلسہ سالانہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات اردو زبان میں ہوتے ہیں بقیہ کارروائی انگریزی میں ہوتی ہے لیکن شرکاء جلسہ کی ضرورت اور سہولت کو مد نظر رکھتے ہوئے جو مختلف زبانیں سمجھتے ہیں، جلسہ کے موقع پر دنیا کی بارہ مختلف زبانوں میں بیک وقت رواں ترجمہ کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اور یہ انتظام اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسی عمدگی سے سرانجام پاتا ہے کہ جلسہ میں شامل ہونے والا ہر فرد اپنی اپنی زبان میں امام وقت کے زندگی بخش ارشادات کا ترجمہ سن سکتا ہے۔ یہ ایک ایسا منفرد اعزاز اور امتیاز ہے جو دنیا کے سب سے بڑے عالمی ادارہ یعنی مجلس اقوام متحدہ کو بھی حاصل نہیں۔ وہاں بیک وقت دنیا کی چھ زبانوں میں ترجمہ کی سہولت ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ سے قائم کی جانے والی اس غریب اور کمزور جماعت کے جلسہ سالانہ پر، محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی عنایت سے، دنیا کی بارہ زبانوں میں رواں ترجمہ کا انتظام ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا مزید احسان یہ ہے کہ اس وسیع نظام کو چلانے کے لئے نہایت مستعد اور قابل رضاکار کارکنان اور مترجمین بھی جماعت کو عطا ہو جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں مختلف علماء سلسلہ کی تقاریر بھی ہوتی ہیں۔ یہ اس جلسہ کا ایک مختصر سا خاکہ ہے جبکہ اصل لطف تو اس جلسہ میں بذات خود شمولیت اور ذاتی تجربہ سے ہی اٹھایا جا سکتا ہے۔

احباب جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کے جملہ احباب و خواتین سے درخواست ہے کہ عشاق اسلام کے اس فقید المثال روحانی اجتماع کی غیر معمولی کامیابی کے لئے دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے وہ سب مبارک مقاصد پورے فرمائے جن کی خاطر اس کی بنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس ہاتھوں سے ۱۸۹۱ء میں رکھی گئی۔ یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ مخلصین کو اس جلسہ میں شمولیت کی توفیق دے تا وہ اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور دیدار سے اپنی ترسی نگاہوں کو سیراب کر سکیں اور ان سب برکات اور دعاؤں کے وارث بن سکیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جلسہ کے شرکاء کے لئے فرمائی ہیں۔ آمین

(عطاء المجیب راشد افسر جلسہ گاہ ۱۹۹۹ء)

بقیہ: دورہ جرمنی از صفحہ نمبر ۱۰

لئے کہ تا سب مسلمانوں میں یکجہتی اور اتحاد پیدا ہو۔ وہ ایک ہاتھ پر اٹھیں اور بیٹھیں۔ اس میں پیغام یہی ہے کہ تم امت واحدہ بن کر رہنا۔

☆ ایک دوست نے کہا کہ حضور نے بوسنیا سے متعلق جو نظم کہی تھی اس میں ایک مصرعہ یہ تھا کہ "جس جس نے اجاڑا تجھے ہو جائے گا برباد"، آج کل یوگوسلاویہ سے جو کچھ ہو رہا ہے کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان حالات پر یہ مصرعہ صادق آ رہا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ آجکل یوگوسلاویہ سے جو کچھ ہو رہا ہے اس میں نہ صرف اس دعا بلکہ دوسری دعائیں جو احمدیوں نے کیں اور مسلسل کر رہے ہیں ان سب کا حصہ ہے۔

کوسووا کے تعلق میں نیٹو کے یوگوسلاویہ پر حملوں کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ نیٹو والے کوسوون کی جو مدد کر رہے ہیں اس میں ان کے مخفی ارادے بھی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ کوسوون کی مدد کے لئے یہ ممکن تھا کہ آغاز میں ہی جب ابھی بمبارمنٹ شروع نہیں ہوئی تھی تو روس اور چین سے جیسے یہ پیسے دے کر معاہدے کرا لیتے ہیں یہ معاہدہ بھی یو این او کے توسط سے کرا لیتے کہ وہاں اقوام متحدہ کی امن فوج ہو تو کسی بمبارمنٹ کی نوبت ہی نہ آتی کیونکہ اگر یوگوسلاویہ کی فوج ان پر حملہ کرتی تو وہ سب دنیا کو اپنا دشمن بنا لیتے۔ اس موقعہ کو انہوں نے ہاتھ سے گنوا دیا۔ سوال یہ ہے کہ کیا وجہ ہے۔ یہ دانشمندی کی کمی ہے یا کوئی اور وجہ ہے۔ حضور نے فرمایا کہ میرے نزدیک تو یہ قومیں بہت گہری سوچ بچار سے کام لیتی ہیں۔ انہیں غیر دانشمند نہیں کہا جا سکتا۔ اس لئے میرے نزدیک اس کا ایک اور نتیجہ ہے۔ ان کا ارادہ یہ ہے کہ بظاہر دنیا سے تیسری عالمی جنگ کا امکان ختم کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے لئے وہ روس کے سب سے بڑے مددگار یوگوسلاویہ کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ دوسرا اس دوران یورپ کے دل میں بسنے والے جو مسلمان ہیں وہ ساتھ ساتھ کمزور بھی ہوتے جائیں گے۔ ان کی پرانی پالیسی ہے کہ یورپ کے دل میں مضبوط اسلامی سلطنت یعنی اسلام کے نام پر سلطنت قائم نہ ہونے پائے کیونکہ انہیں خدشہ ہے کہ اس طرح انتہا پسند مسلمان یہاں پناہ لے کر یورپ میں بیٹھ کر اپنی کارروائیاں کریں گے۔ یہ ان کا جائز خطرہ ہے۔ چنانچہ پہلے بوسنیا میں ایسا کیا گیا اور اب کوسووا میں تا کہ اگر مسلمانوں کی حکومت قائم بھی ہو تو اسے یقین ہو کہ ہم مغرب کے سہارے چل رہے ہیں اور پھر وہ مغرب سے بے وفائی نہیں کر سکیں گے۔

اس سوال کے جواب میں کہ کوسووا کے حالات کیسے ٹھیک ہو سکتے ہیں، حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ سوائے اس کے کہ مسلسل سارے احمدی دعائیں کریں ان حالات کا بظاہر ٹھیک ہونا نظر نہیں آتا۔

☆ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک شعر:

اک شجر ہوں جس کو داؤدی صفت کے پھل لگے
میں ہوا داؤد اور جالوت ہے میرا شکار

کی تشریح دریافت کی گئی تو اس کے جواب میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے ساتھ روحانی فتوحات ہونے کا وعدہ ہے اور یہ وعدہ ہے کہ سب دنیا میں داؤد کی حکومت قائم ہو گی اسی لئے یہود ہمیشہ یہ کوشش کرتے رہے ہیں کہ باوجودیکہ حضرت داؤد کو نبی نہیں کہتے پھر بھی ان کی مسلسل ساری دنیا میں یہ کوشش جاری ہے کہ ہم جو داؤد کے نمائندہ ہیں ہماری سب دنیا میں حکومت ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر ان کی امیدوں پر پانی پھیر رہا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعودؑ کو داؤدؑ کا نمونہ بنایا ہے۔ پس اگر کُل عالَم پر کوئی حکومت قائم ہو گی تو جماعت احمدیہ کی ہو گی۔

☆ ایک سوال یہ کیا گیا کہ کیا کسی فوت شدہ پر سورۃ یٰسین پڑھی جا سکتی ہے؟ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ سورۃ یٰسین زندگی میں مرتے وقت پڑھی جاتی ہے۔ مرنے کے بعد پڑھنے کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔ اس سورۃ میں ایسے دعائیہ کلمات ہیں جن سے روح کے اطمینان پا کر امن و سکون میں داخل ہونے کا ذکر ہے۔ اس میں سب کی طرف سے دعا بھی شامل ہو جاتی ہے۔

☆ ایک سوال یہ کیا گیا کہ آنحضرت ﷺ کے خلفاء راشدین کی مستقبل کے متعلق کوئی پیشگوئیاں کیوں تاریخ میں محفوظ نہیں ہیں؟ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ قرآن کریم میں خلفاء کے متعلق جو پیشگوئیاں ہیں وہ مسلسل پوری ہوتی رہی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ صحابہ کو بھی الہامات ہوتے تھے مگر وہ اپنے الہامات کو اپنے تک محدود رکھتے تھے تا کہ قرآنی وحی کے ساتھ کوئی اشتباہ نہ ہو جائے۔ عموماً خلفاء کا طریق یہی تھا کہ اس زمانہ میں قرآن کریم کی حفاظت کی خاطر وہ اپنے الہامات کو اپنے تک محدود رکھا کرتے تھے۔

☆ لوگ حج میں سفید کپڑا اور اَن سلا کپڑا کیوں پہنتے ہیں؟ اس کا جواب دیتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ کفن بھی سفید ہوتا ہے اور اَن سلا ہوتا ہے۔ وہی حال حج کا ہے گویا انسان خدا کے حضور مر گیا اور جس طرح مُردہ کو جسے کفن میں لپیٹ کر دفناتے ہیں اللہ تعالیٰ نئی زندگی عطا فرماتا ہے۔ اسی طرح ہم یہ امید رکھتے ہوئے حج میں خدا کے حضور حاضر ہوتے ہیں کہ ہم نے تیری خاطر خود ایک موت قبول کی ہے پس تُو ہمیں ایک نئی زندگی عطا فرما۔

اس کے علاوہ بھی کئی اور دلچسپ سوال ہوئے۔ قریباً ۵-۳۵ بجے یہ مجلس عرفان ختم ہوئی۔ اس کے آخر پر خدام الاحمدیہ کا نظم کا فائنل مقابلہ ہوا۔ اس دوران حضور انور ایدہ اللہ ازراہِ شفقت سٹیج پر تشریف فرما رہے اور تمام نظمیں سنیں۔ بعد ازاں حضور ایدہ اللہ نے نو مبایع خدام کو شرف مصافحہ عطا فرمایا اور پھر واپس مسجد نور فرینکفرٹ تشریف لے گئے۔ (باقی آئندہ شمارہ میں انشاء اللہ)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ اردو یا انگریزی کے علاوہ دیگر زبانوں میں رسائل بھجوانے والوں سے درخواست ہے کہ براہ کرم اہم مضامین اور اعلانات کا خلاصہ اردو یا انگریزی میں بھی ارسال فرمایا کریں۔ اپنے رسائل اس پتہ پر ارسال فرمائیں:
AL-FAZL DIGEST, 6 HARDWICKS WAY, LONDON SW18 4AJ U.K.

حضرت منشی حبیب الرحمان صاحبؓ

مغل شہنشاہ اورنگزیب کے زمانہ میں ایک ہندو لالہ دنی چند کو اپنے تین بھائیوں کے ہمراہ قبول اسلام کی توفیق عطا ہوئی اور وہ مسلمانوں میں عبدالدائم شہید کے نام سے مشہور ہوئے۔ حکومت نے ان کی قوم کا نام شیخ قانونگو تجویز کیا۔ حضرت منشی حبیب الرحمان صاحبؓ اس خاندان کی چودھویں پشت میں پیدا ہوئے۔ آپؓ کے دادا شیخ امیر علی کے دو بیٹے تھے۔ ایک محمد ولی اللہ جنہیں حضرت مسیح موعودؑ کا زمانہ دیکھنے کا موقعہ ملا۔ خط و کتابت بھی ہوئی، بعض کتب بھی پڑھیں لیکن بیعت کی سعادت سے محروم رہے۔ اگرچہ مخالفت نہیں کی۔ انہوں نے اپنے بھتیجے حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحبؓ ولد محمد ابوالقاسم صاحب کو متبنّٰی بنایا ہوا تھا۔

حضرت منشی حبیب الرحمان صاحبؓ کی پیدائش کا صحیح ریکارڈ موجود نہیں لیکن ایک روایت کے مطابق آپؓ ۷۰ سال کی عمر پاکر یکم دسمبر ۱۹۳۰ء کو فوت ہوئے۔ آپؓ کا ذکر خیر روزنامہ ”الفضل“ ربوہ ۱۴؍اکتوبر ۹۸ء میں مکرم مولانا بشیر احمد قمر صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

حضرت منشی صاحبؓ نے بچپن میں سات آٹھ سپارے حفظ کئے اور پھر سکول میں داخل کروائے گئے۔ آپؓ بہت ذہین تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ سے آپؓ کا غائبانہ تعارف اپنے تایا کی وجہ سے براہین احمدیہ کے زمانہ سے تھا۔ آپؓ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے خاندان میں نماز کی پابندی میں سب سے کمزور تھا۔ اس لئے چاہتا تھا کہ کسی ایسے بزرگ کی بیعت کرلوں جس کی صحبت اور توجہ سے نماز کی پابندی اختیار کر جاؤں۔ اس غرض کے لئے آپؓ نے مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی سے خط کے ذریعہ یہ مشورہ چاہا کہ اس وقت مرزا صاحب نے مجدد ہونے کا دعویٰ فرمایا ہے، اگر یہ اطمینان ہو جاوے کہ وہی اس صدی کے مجدد ہیں تو پھر مجھے اُن کی بیعت کرنی چاہئے۔ اس کے جواب میں مولوی صاحب نے لکھا ”میں نے جناب مرزا صاحب کی تمام تصانیف تو نہیں پڑھیں لیکن جس قدر پڑھی ہیں، اُن میں یہ ایک نئی بات پائی جاتی ہے کہ مخالفین کے اعتراضات کا جو جواب مرزا صاحب نے دیا ہے اُس کا ثبوت قرآن شریف سے دیا ہے۔ یہ ایک ایسی بات ہے جو پہلے کبھی نہیں ہوئی اس لئے مرزا صاحب بے شک و شبہ مجدد مان لینے کے قابل ہیں“۔

حضرت منشی صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ مذکورہ بالا جواب پاکر مَیں نے بیعت کا ارادہ کیا۔ لیکن حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ مسیح کا علم ہوا تو پھر رُک گیا لیکن تحقیق جاری رکھی۔ جب حضورؑ کی کتاب ”فتح اسلام“ پڑھی تو میرا دل ایمان، عرفان اور یقین سے بھر گیا۔ پھر میں نے دو خواب دیکھے جن سے کشش اور بڑھی اور میں اپنے دو دیگر ساتھیوں اور حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ کے ساتھ مارچ ۱۸۹۱ء میں لدھیانہ پہنچا جہاں حضورؑ مقیم تھے۔ خواب میں جو شکل و شباہت حضورؑ کی دیکھی تھی ویسی ہی پائی۔ حضرت صاحب ہم سے مل کر بہت خوش ہوئے اور مجھے دیکھ کر فرمایا کہ آپ کا نام حبیب الرحمان ہے، آپ کے خط آیا کرتے ہیں۔ پھر بیعت ہوئی۔

بیعت کے بعد جب بھی حضرت منشی صاحبؓ کو موقع ملا آپؓ خدمت اقدسؑ میں حاضر ہوتے۔ جب سفر کے دوران حضورؑ پھگواڑہ سٹیشن سے گزرتے تو حضرت منشی صاحبؓ قریبی جماعتوں کو اطلاع کرتے اور اُن کے قیام و طعام کا انتظام کرتے۔ حضرت اقدسؑ نے آپؓ کا نام ”ضمیمہ انجام آتھم“ میں ۳۱۳ صحابہؓ میں ۲۳۷ نمبر پر درج فرمایا ہے۔ حضور علیہ السلام نے آپؓ کے متعلق یہ بھی فرمایا کہ یہ فہیم اور مستقل مزاج معلوم ہوتا ہے۔

ایک دفعہ حضورؑ کا پروگرام کلکتہ میل سے سفر کرنے کا بنا تو آپؓ نے حضورؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ تیز گاڑی میں سفر حضورؑ کو پسند نہیں اور اس طرح چھوٹے سٹیشنوں پر اکٹھے ہونے والے احمدی بھی زیارت سے محروم رہ جائیں گے۔ آپؓ کا یہ مشورہ حضرت مسیح موعودؑ نے قبول فرمایا اور دوسری گاڑی میں روانہ ہوئے۔

حضرت منشی صاحبؓ کے دل میں حضورؑ سے خود ملاقات کرنے اور دوسروں کی ملاقات کروانے کا بہت جوش تھا۔ آپؓ نے اپنے سارے بچوں کو بھی خدمت اقدس میں خاص طور پر پیش کیا۔

حضرت منشی صاحبؓ کے والد کی وفات ہوئی تو جائیداد کے بعض مقدمات کا سامنا آپؓ کو کرنا پڑا۔ ایک شریر مخالف نے آپؓ پر جادو کروادیا۔ جب آپؓ کو اس کا علم ہوا تو آپؓ نے حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ اگر حضور اجازت دیں تو میں سب کچھ چھوڑ دوں۔ حضورؑ نے فرمایا کہ ”اس طرح اپنا حق چھوڑنا گناہ ہے۔ جس طرح دوسروں کا حق لینا گناہ ہے اسی طرح اپنا حق چھوڑنا گناہ ہے۔ جادو کچھ چیز نہیں تم اس کا فکر نہ کرو اور الحمد شریف اور معوذتین زیادہ پڑھا کرو، پھر کسی طرح کا خوف نہیں، میں دعا کروں گا“۔ چنانچہ آپؓ پر کسی جادو کا قطعاً اثر نہ ہوا۔

جب حضرت مسیح موعودؑ نے حقّہ پینے والوں پر ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا تو آپؓ نے بھی حقّہ پینا ترک کردیا۔ ...... آپؓ نے تمام مالی تحریکات میں شرح صدر سے حصہ لیا۔ ایک بار جب حضورؑ جالندھر میں مقیم تھے تو کسی مہم کے لئے رقم کی ضرورت محسوس ہوئی۔ آپؓ کو علم ہوا تو جتنی نقدی گھر میں تھی وہ خدمت اقدسؑ میں پیش کردی۔

حضرت منشی صاحبؓ صاحب رؤیا تھے۔ آپؓ کے تایا حاجی محمد ولی اللہ صاحب نے کپور تھلہ میں ایک مسجد بنائی تھی جو اُن کی وفات پر متبنّٰی ہونے کی وجہ سے آپؓ کی تولیت میں آگئی لیکن بہت عرصہ کے بعد غیر احمدیوں نے آپؓ کے قبول احمدیت کو بنیاد بناکر اُس مسجد کیلئے مقدمہ کردیا۔ جج نے فیصلہ لکھنے سے ایک دو دن پہلے یہ ریمارکس دیئے کہ یہ مسجد غیر احمدیوں نے بنائی، وہی قابض ہیں لہٰذا اُنہیں ہی دی جاتی ہے۔ حالانکہ جب یہ مسجد بنی تھی اُس وقت احمدیت کا آغاز ہی نہیں ہوا تھا اور پھر آپؓ اِس مسجد کے متولی تھے جو اب احمدی ہوچکے تھے۔ بہرحال آپؓ نے خواب دیکھا کہ وہ جج اس مسجد کا فیصلہ نہیں کرے گا، بلکہ کوئی اور کرے گا۔ اس خواب کی خوب تشہیر کی گئی۔ پھر ایسا ہوا کہ کثرت مقدمات کی وجہ سے جج کو چھ ماہ تک فیصلہ لکھنے کی توفیق نہ مل سکی اور ایک روز جب وہ عدالت جانے کی تیاری کر رہا تھا دل کا دورہ پڑنے سے فوت ہوگیا۔ اُس کی جگہ جو دوسرا جج آیا اُس نے احمدیوں کے حق میں فیصلہ دے دیا اور اس طرح حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی اِس مقدمہ کے بارے میں اپنے غلاموں سے کہی ہوئی یہ بات بھی پوری ہوئی کہ ”اگر میں سچا ہوں اور میرا سلسلہ سچا ہے تو مسجد تمہیں ضرور ملے گی“۔

......☆......☆......☆......

حضرت ملک غلام فرید صاحبؓ

حضرت ملک غلام فرید صاحبؓ ۱۸۹۶ء میں کنجاہ ضلع گجرات میں حضرت ملک نورالدین صاحبؓ کے ہاں پیدا ہوئے۔ ۱۹۰۸ء میں آپؓ کو حضرت مسیح موعودؑ کی زیارت کی سعادت عطا ہوئی اور ۱۹۰۹ء میں قادیان میں تعلیم کا آغاز کرتے ہوئے مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ میٹرک کے بعد اسلامیہ کالج لاہور میں داخلہ لیا۔ مختلف کالجوں کے احمدی طلبہ نے جب احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن قائم کی تو آپؓ اُس کے پہلے صدر بنائے گئے۔ ۱۹۱۶ء میں آپؓ نے اپنی زندگی وقف کردی اور ایم۔اے انگریزی کرکے قادیان آگئے۔ سر میاں فضل حسین صاحب نے (جو وائسرائے ہند کی کونسل کے ایجوکیشن ممبر تھے) آپؓ کو سرکاری ملازمت میں لینے کے لئے اپنا آدمی حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں بھجوایا۔ حضورؓ نے جواباً فرمایا ”ملک صاحب میرے کام کے آدمی ہیں، آپ فلاں شخص کو لے جائیں“۔

۲۶؍نومبر ۱۹۲۳ء کو حضرت مصلح موعودؓ نے آپؓ کو دعاؤں کے ساتھ بطور مبلغ جرمنی کے لئے روانہ فرمایا۔ حضورؓ نے اس موقع پر آپؓ کو مخلوق خدا کی ہمدردی اور دعائیں کرنے کی نصیحت فرمائی۔

جب جرمنی میں احمدیہ مشن بند کردیا گیا تو حضرت ملک صاحبؓ کا تبادلہ انگلستان ہوگیا جہاں آپؓ نے مسجد فضل لندن کے افتتاح کے سلسلے میں خدمت سرانجام دی۔ ۸؍جولائی ۱۹۲۸ء کو آپؓ واپس قادیان آگئے اور پندرہ روزہ انگریزی اخبار ”سن رائز“ کے ایڈیٹر مقرر ہوئے۔ یہ اخبار ۱۹۳۰ء میں ہفت روزہ کردیا گیا اور مارچ ۳۲ء میں لاہور منتقل ہوگیا۔ آپؓ انگریزی ماہنامہ ”ریویو آف ریلیجنز“ کے ایڈیٹر بھی رہے۔ ۱۹۳۹ء میں آپؓ کو نصرت سکول کے مینجر کی حیثیت سے بھی خدمت کی توفیق ملی، تدریس کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے۔ آپؓ وقت کے بہت پابند تھے۔

آپؓ کی ایک شاندار خدمت ترجمہ و تفسیر انگریزی کا کام ہے۔ مئی ۴۲ء میں حضرت مصلح موعودؓ نے ایک بورڈ مقرر کیا جس میں حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ، حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ اور حضرت ملک غلام فرید صاحبؓ شامل تھے۔ اس بورڈ نے نہایت محنت سے کام کیا اور پہلے دس پاروں پر مشتمل پہلی جلد ۴۸ء میں شائع کردی۔ حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ کی وفات اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی مصروفیات کی وجہ سے حضرت ملک صاحبؓ کو تنہا یہ کام بڑھانا پڑا اور ۱۹۶۳ء تک پانچ جلدوں میں تین حصے شائع کئے گئے۔ پھر آپؓ نے انتہائی محنت سے ایک مختصر جلد تیار کی جو انڈیکس سمیت قریباً ڈیڑھ ہزار صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ جلد ۱۹۶۹ء میں شائع ہوئی۔

حضرت ملک صاحبؓ کی وفات بعمر ۷۹ سال ۷؍جنوری ۱۹۷۷ء کو لاہور میں ہوئی۔

حضرت ملک صاحبؓ کا حافظہ اتنا عمدہ تھا کہ آپؓ کو اپنی نوعمری کے زمانہ کی باتیں بھی اچھی طرح یاد تھیں۔ آپؓ بہت پُراثر کلام کرتے تھے۔ ایک بار کسی نے اعتراض کیا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے انگریزوں کی کیوں تعریف کی۔ آپؓ نے جواباً فرمایا کہ ”ذرا تصور کریں کہ آپ مع والدہ، بیوی، بہنوں، باپ، بیٹیوں اور بھائی کے جنگل میں ہوں۔ ڈاکوؤں کا ایک ٹولہ وہاں پہنچے اور وہ آپ کے سبھی مردوں کو تو مار ڈالے اور عورتوں کو اٹھا لے جانے کو ہو۔ عین اسی گھڑی فرنگی آپہنچے اور وہ ڈاکوؤں سے آپ کے کنبہ کو بچالے۔ تو ظاہر ہے کہ آپ کے دل میں فرنگی کے لئے بے اختیار جذبہ تشکر اچھلے گا۔ حضرت مرزا صاحب ایسے شخص تھے کہ تمام جسمانی علائق سے زیادہ اُنہیں اسلام عزیز تھا۔ سکھوں کا وجود اسلام کے لئے آفت بنا ہوا تھا۔ انگریز کے آنے سے مسلمانوں کو جو عافیت اور امن حاصل ہوا، اسلام کی تقدیس بحال ہوئی تو انگریز کے اس احسان کا تشکر تھا جو مرزا صاحب علیہ السلام کے دل میں پیدا ہوا اور آپؑ نے اسی احسان کے جذبہ سے انگریز کی تعریف کی۔ نہ کہ انگریز کی طرف سے کسی جاگیر، کسی خطاب اور انعام ملنے کی بنا پر“۔

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission

11/06/99 - 17/06/99

Please Note that programme and timings may change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Friday 11th June 1999
26 Safar 1420

00.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.50	Children's Corner: Quran Pronunciation Lesson No. 35 (R)
01.25	Liqa Ma'al Arab: Session No. 154 Rec: 30.04.96 (R)
02.25	From The Archives: Q/A with Huzoor Rec: 18.07.86 (R)
03.30	Urdu Class: With Huzoor (R)
04.35	Learning Arabic: Lesson No.44 (R)
04.55	Homeopathy Class: Lesson No.40 Rec: 01.11.94 (R)
06.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.50	Children's Corner: Quran Pronunciation
07.25	Quiz: History of Ahmadiyyat, Final Pt (R)
07.55	Saraiky Service: Tarjumatul Quran Class Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec. 23.11.94
09.00	Liqa Ma'al Arab: Session No.154 (R)
09.50	Urdu Class: With Huzoor (R)
11.05	Indonesian Service: Tilwat, Hadith......
11.35	Bengali Service: Love for The Holy Prophet (SAW), Part 3
12.05	Tilawat, Dars Malfoozat, News
12.50	Darood Shareef
13.00	Friday Sermon: LIVE from London
14.00	Documentary: Atomic Energy, Part I
14.15	Rencontre Avec Les Francophones: With French Speaking Friends
15.30	Friday Sermon: Rec: 11.06.99 (R)
16.30	Children's Corner: Let's Learn Salat, Pt13
16.55	German Service: Quran and Bible, Hadsch
18.05	Tilawat, Dars ul Hadith
18.35	Urdu Class(New): With Huzoor Rec: 09.06.99
19.40	Liqa Ma'al Arab: Session No.155 Rec: 01.05.96
20.45	MTA Belgium: Q/A with Huzoor, Part 2
21.20	Medical Matters: 'Teeth problem' Part 2
21.55	Friday Sermon: Rec: 11.06.99 (R)
22.55	Rencontre Avec Les Francophones (R)

Saturday 12th June 1999
27 Safar 1420

00.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.45	Children's Corner: Let's Learn Salat No.13
01.10	Liqa Ma'al Arab: Session No. 155
02.20	Friday Sermon: Rec: 12.05.99 (R)
03.20	Urdu Class(New): With Huzoor (R)
04.20	Computers for Everyone: Part 2
04.55	Rencontre Avec Les Francophones (R)
06.05	Tilwat, Dars ul Hadith, News
06.55	Children's Corner: Let's Learn Salat No.13
07.15	MTA Mauritius: Various Items
08.15	Medical Matters: Teeth Problems Pt2(R)
08.45	Liqa Ma'al Arab: Session No. 155 (R)
09.50	Urdu Class(New): With Huzoor (R)
10.55	Indonesian Service: Riwayat Para, More...
12.05	Tilawat, News
12.50	Learning Danish; Lesson No.27
13.00	Documentary: Bahawalpoor Zoo.
13.25	Computer for Everyone: Part 2 (R)
13.55	Bengali Service: National Jalsa Salana 99
14.55	Children's Class(New): with Hadhrat Khalifatul Masih IV. Rec: 12.06.99.
16.05	Children's Corner: Quran Quiz No. 54
16.20	Hikayat e Shereen: Story No. 3 Presented by: Shoukat Gohar
16.55	German Service: Schule und dann 'Jura' Die wahrheit des verheibeneu Messias
18.05	Tilawat, Dars ul Hadith
18.30	Urdu Class (New): With Huzoor Rec: 11.06.99
19.50	Liqa Ma'al Arab: Session No.156 Rec: 02.05.96
20.50	Al Tafseer ul Kabir: Lesson No.45
21.25	Children's Class(New): with Huzoor
22.30	Q/A With Huzoor: from London Rec: 14.06.98

Sunday 14th June 1999
28 Safar 1420

00.05	Tilawat, Seerat un Nabi, News
01.00	Children's Corner: Quran Quiz, No.29
01.20	Liqa Ma'al Arab: Session No.156 (R)
02.20	Canadian Horizon. Children's Class no 2
03.20	Urdu Class with Huzoor
04.25	Hikayat-e-Shireen: Story No. 3
04.40	Learning Danish: Lesson No.27 (R)
04.50	Children's Class with Huzoor (New): (R)
06.05	Tilawat, Seerat un Nabi, News
07.00	Children's Corner: Quran Quiz, Part 29
07.20	Q/A Session: with Huzoor, from London Rec: 14.06.98. (R)
08.30	Liqa Ma'al Arab: Session No.156
09.35	Urdu Class(New): with Huzoor.
10.55	Indonesian Service: Homeopathic, More....
12.05	Tilawat, News
12.50	Learning Chinese: Lesson No 127
13.20	Friday Sermon: Rec: 11/06/99 (R)
14.25	Bengali Service: Importance of Masih Moud day, More....
15.15	Mulaqat: Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends
16.25	Children's Corner: Class with Huzoor No 15, Part 1
17.10	German Service: Journal, Mach mit
18.05	Tilawat, Seerat un Nabi
18.30	Urdu Class(New): With Huzoor Rec: 12.06.99
19.50	Liqa Ma'al Arab: Session No.157 Rec: 07.05.96
20.55	Albanian Programme: Q/A with Huzoor From Hamburg Germany, Rec: 16/05/97
21.25	Dars ul Quran: No.14., From Fazl Mosque Rec: 05.01.99, Surah Nisah
22.50	Mulaqat With Huzoor: Rec. 19.11.95 (R)

Monday 15th June 1999
01 Rabbe Al Awal 1420

00.05	Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.55	Children's Corner: with Huzoor, No.15 Pt1
01.25	Liqa Ma'al Arab: Session No. 157 (R)
02.30	MTA USA Production: 'Zikr ul Habib
03.10	Urdu Class(New): With Huzoor.
04.20	Learning Chinese: Lession No 127
05.50	Mulaqat With Huzoor: 19.11.95 (R)
06.05	Tilawat, Dars Malfoozat, News
06.50	Children's Corner: With Huzoor No.15, Pt1
07.25	Dars ul Quran: Lesson No.14 (R)
08.50	Liqa Ma'al Arab: Session No.157 (R)
09.55	Urdu Class: with Huzoor (R)
11.00	Indonesian Service: Friday Sermon Rec:19.04.99
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Norwegian: Lesson No.20
13.00	MTA Sports: Kabadi Final Faislabad vs Lahore
14.10	Bangali Service: The death of Hadhrat Isa (a.s)
15.10	Homoeopathy Class: Lesson No.41 Rec: 17/10/84
16.15	Children's Corner: With Hazoor, No.15 Pt2
16.55	German Service
18.05	Tilawat, Dars Malfoozat
18.30	Urdu Class: Class No. 456 Rec: 12/02/99
20.00	Liqa Ma'al Arab: Session No.158 Rec:08/05/96
21.00	Turkish Programme: Introduction to Ahmadiyyat, No.9
21.30	Islamic Teachings: Brahine Ahmadiyya Pt2
21.50	Homoeopathy Class: Lesson No.41 (R)
23.00	Learning Norwegian: Lesson No.20 (R)
23.25	Documentary: Children's Skiing Tour

Tuesday 15th June 1999
02 Rabbe Al Awal 1420

00.05	Tilawat, Darsul Hadith, News
00.50	Children's Corner: Class with Huzoor (R)
01.20	Liqa Ma'al Arab: Session No.158 (R)
02.20	MTA Sports: Kabadi Final
03.30	Urdu Class: Lesson No. 456
04.55	Homoeopathy Class: Lesson No.41 (R)
06.05	Tilawat, News
07.00	Pushto Programme: Friday Sermon Rec: 28/11/97
08.05	Islamic Teachings: Brahine Ahmadiyya Pt2
08.30	Liqa Ma'al Arab: Session No.158 (R)
09.30	Urdu Class: Lesson No. 456 (R)
11.00	Indonesian Service
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Swedish: Lesson No.6
13.55	Bengali Service: Truth about Imam Mahdi (AS), A glimpse of Jalsa Salana 1999,....
14.55	Tarjumatul Quran Class
16.00	Children's Corner: Correct Pronunciation of The Holy Quran, Lesson No.36
16.30	Children's Corner: Waqfeen e Nau Session Educational outing To District Koatley Pt1
16.55	German Service:
18.05	Tilawat, Dars ul Hadith
18.25	Urdu Class: Class No 457 Rec: 13/02/99
19.40	Liqa Ma'al Arab: Session No.159 Rec: 09.05.96
20.40	Norwegian Service: Contemporary Issues 9
21.20	Hamari Kaenat: No.3
21.45	Tarjumatul Quran Class (R)
22.55	Learning Swedish: Lesson No.6 (R)
23.10	Speech: On the Blessings of Khilafat, Pt1 Organised by Jama'at e Ahmadiyya

Wednesday 16th June 1999
03 Rabb e Al Awal 1420

00.05	Tilawat, History of Ahmadiyyat, News.
00.50	Children's Corner: Correct Pronunciation of The Holy Quran No. 36 (R)
01.20	Liqa Ma'al Arab: Session No.159
02.20	From the Archives: Friday Sermon By Huzoor, Rec: 21.04.89
03.10	Urdu Class: With Huzoor (R)
04.20	Learning Swedish: Lesson No.6 (R)
04.55	Tarjumatul Quran Class (R) With Hadhrat Khalifatul Masih IV
06.05	Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
06.50	Children's Corner: Correct Pronunciation of The Holy Quran, Lesson No.36 (R)
07.15	Swahili Service: Friday Sermon Rec: 26/04/96
08.20	Hamari Kaenat: No. 3 (R) Presenter: Sayyed Tahir Ahmad Sahib
08.50	Liqa Ma'al Arab: Session No.159 (R)
09.45	Urdu Class: With Huzoor (R)
10.55	Indonesian Service: Kidung Pangkur, Silsilah Ahmadiyyat, Sinar Islam
12.05	Tilawat, News
12.35	Learning German: Lesson No.8
13.10	Tabarukaat: Speech by Late Maulana Abul Ata Sahib,
14.05	Bengali Service: Friday Sermon, Rec: 12.06.98
15.05	Tarjumatul Quran Class: (R)
16.10	Children's Corner: Guldasta No. 2
16.55	German Service:
18.05	Tilawat, History of Ahmadiyyat
18.30	Urdu Class: With Huzoor
19.30	Liqa Ma'al Arab: Session No.160 Rec: 14.05.96
20.30	MTA France:
21.15	MTA Lifestyle: Al Maidah
21.40	MTA Lifestyle: 'Hunar' Lajan Okara Pakistan
21.50	Tarjumatul Quran Class: (R)
23.00	Learning German: Lesson No.8 (R)
23.30	Interview of Iqbal Ahmad Shams Interviewer: Mohammad Azum Akseer sb

Thursday 17th June 1999
04 Rabb e Al Awal 1420

00.05	Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.40	Children's Corner: Guldasta No.2 (R)
01.20	Liqa Ma'al Arab: Session No.160 (R)
02.20	Canadian Horizons:Q/A with Hadhrat Khalifatul Masih IV, Rec: 19/07/97
03.25	Urdu Class: With Huzoor (R)
04.30	Learning German: Lesson No.8 (R)
05.00	Tarjumatul Quran Class
06.05	Tilawat, Dars Malfoozat, News
06.55	Children's Corner: Guldasta No.2 (R)
07.25	Sindhi Program: Friday Sermon, Rec: 14.11.97
08.25	MTA Lifestyle: 'Hunar' Lajana Pakistan
08.40	Liqa Ma'al Arab: Session No.160
09.50	Urdu Class: With Huzoor
10.55	Indonesian Service: Tilawat, ...More....
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Arabic: Lesson No.45
12.55	From The Archives: Q/A with Huzoor Rec: 20.10.94, New York, USA
13.50	Bengali Service: Mulaqat with Huzoor Rec: 23.01.94, No.4
14.20	Bengali Service: Visit to a Pottery shop,....
15.05	Homoeopathy Class: Lesson No.42 Rec: 08.11.94
16.05	Children's Corner: Correct Pronunciation

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (0181) 870 8517
Fax: (0181) 870 1095

Vol. 6 Friday, June 11, 1999 Issue No. 24

حاصل مطالعہ

(دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت)

حضرت خلیفة المسیح کا زبردست انتباہ اسمبلی ۱۹۷۴ء میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اسمبلی ۱۹۷۴ء کے ممبران رہبر کمیٹی کو مخاطب کرتے ہوئے یہ زبردست انتباہ فرمایا کہ:

"جماعت احمدیہ پر عائد کردہ الزامات کا مختصر جائزہ لینے کے بعد معزز ارکان اسمبلی کی خدمت میں نہایت دردمند دل کے ساتھ ہم یہ انتباہ کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ **مذہب کے نام پر پاکستان کے مسلمانوں کو باہم لڑانے اور صفحۂ ہستی سے مٹانے کی ایک دیرینہ سازش چل رہی ہے** جس کا انکشاف بزم ثقافت اسلامیہ کے صدر خلیفہ عبدالحکیم صاحب نے درج ذیل الفاظ میں مدتوں قبل کر رکھا ہے لکھتے ہیں:

"پاکستان کی ایک یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے مجھ سے حال ہی میں بیان کیا کہ ایک ملائے اعظم اور عالم مقتدر سے جو کچھ عرصہ ہوا بہت تذبذب اور سوچ بچار کے بعد ہجرت کر کے پاکستان آگئے ہیں میں نے ایک اسلامی فرقے کے متعلق دریافت کیا۔ انہوں نے فتویٰ دیا کہ ان میں جو غالی ہیں وہ واجب القتل ہیں اور جو غالی نہیں وہ واجب التعزیر ہیں۔ ایک اور فرقے کی نسبت پوچھا جس میں کروڑ پتی تاجر بہت ہیں۔ فرمایا کہ وہ سب واجب القتل ہیں۔ یہی عالم ان تیس بتیس علماء میں پیش پیش اور کرتا دھرتا تھے جنہوں نے اپنے اسلامی مجوزہ دستور میں یہ لازمی قرار دیا کہ ہر اسلامی فرقے کو تسلیم کر لیا جائے سوائے ایک کے جس کو اسلام سے خارج سمجھا جائے۔ ہیں تو وہ بھی واجب القتل مگر اس وقت علی الاعلان کہنے کی بات نہیں۔ موقع آئے گا تو دیکھا جائے گا۔ انہیں میں سے ایک دوسرے سربراہ عالم دین نے فرمایا کہ **ابھی تو ہم نے جہاد فی سبیل اللہ ایک فرقے کے خلاف شروع کیا ہے اس میں کامیابی کے بعد انشاء اللہ دوسروں کی خبر لی جائے گی**"۔

("اقبال اور ملا" از ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ڈی صفحہ ۱۹ یکے از مطبوعات بزم اقبال لاہور)

(محضر نامہ صفحہ ۱۶۷)

☆......☆......☆

زبذل مال درراہش کسے مفلس نمی گردد
خدا خودمی شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

۳۰؍جون کو رواں مالی سال ختم ہو رہا ہے۔ کیا آپ نے اپنے تمام لازمی چندہ جات کی ادائیگی کر دی ہے؟

دہشت گردی اور "جنت کا ٹکٹ"

حضرت مسیح پاک کے خلیفہ ثالث (نوراللہ مرقدہ) نے ربع صدی پیشتر اپنی فراست و بصیرت کی آنکھ سے جو کچھ مستقبل کو دیکھا اور جس کے ہولناک اثرات سے پاکستان کے سیاسی بزرجمہروں کو ۱۹۷۴ء میں ہی خبردار کر دیا تھا مگر انہوں نے سنی ان سنی کر دی جس کا خمیازہ اب پورا پاکستان بھگت رہا ہے اور مسجدیں اور مدرسے قاتلوں اور دہشت گردوں کے اڈوں میں تبدیل ہوگئے ہیں اور یہ سب کچھ مذہب کے نام پر ہو رہا ہے ۔ چنانچہ روزنامہ "صحافت" کے کالم نویس جناب اثر چوہان مندرجہ بالا عنوان کے تحت تحریر فرماتے ہیں:

"لاہور میں یوم اقبال کے سلسلے میں منعقدہ تقریب میں صدارتی تقریر کرتے ہوئے پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں شہباز شریف نے کہا "ہمارے ملک میں مذہب کے نام پر اپنی اپنی مسجدیں بنائے بیٹھے ہیں اور دینی مدرسوں میں مذہبی منافرت کی تعلیم دی جاتی ہے کہ بازاروں میں جاکر فلاں کو قتل کر دو۔ شیعہ اور سنی مذہبی منافرت کے نام پر درجنوں افراد کا خون بہایا جاچکا ہے۔ گزشتہ دو سال میں **حکومت کی اعلیٰ کارکردگی اور محنت کے باوجود مظفر گڑھ، ملتان، کراچی اور دوسرے شہروں میں بے گناہ لوگوں کے خون سے ہولی کھیلی جاتی رہی ہے ۔مذہبی منافرت پھیلانے والے ممبر رسولؐ پر چڑھ کر مذہبی منافرت پھیلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فلاں کو مار دو تو جنت میں جاؤ گے اور فلاں کو قتل کر دو تو اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوجائے گی"**۔

میاں شہباز شریف نے کہا "میں قرآنی تعلیمات کی روشنی میں ڈنکے کی چوٹ پر یہ اعلان کرتا ہوں کہ عوام کے تعاون سے مذہبی منافرت پھیلانے والوں کو تہس نہس کر کے ہی دم لوں گا۔ کتنی افسوسناک بات ہے کہ عوام کو دو وقت کی روٹی کمانے میں مشکلیں پیش آرہی ہیں اور دوسری طرف دینی مدارس کے ذریعے مذہبی منافرت کا زہر پھیلایا جارہا ہے"۔ میاں شہباز شریف کی تقریر ایک دکھی دل کی فریاد ہے۔ ایک نوحہ ہے اور یہ نوحہ ان تمام امن پسند لوگوں کے جذبات اور احساسات کی ترجمانی کرتا ہے جو مذہب کے نام پر دہشت گردی سے تنگ آچکے ہیں۔ بقول علامہ اقبال:

مرا رونا نہیں رونا ہے یہ سارے گلستاں کا

مسلم لیگ کی حکومت کو مذہب کے نام پر دہشت گردی ورثے میں ملی ہے۔ **مذہب کے نام پر دہشت گردی کا آغاز جنرل ضیاء الحق کے عہد حکومت میں ہوا۔ اس دور میں اسلام کے نام پر مختلف مذہبی جماعتوں کی سرپرستی کی گئی۔ بعض مذہبی جماعتوں کو "افغان جہاد" کے نام پر براہ راست مالی امداد اور اسلحہ بھی ملا۔ "افغان جہاد" مکمل ہونے کے بعد وہ اسلحہ اندرون ملک تقسیم اور فروخت ہوا۔ پھر اسی اسلحہ سے مسجدوں اور امام بارگاہوں کے علاوہ قبرستانوں اور عام گزرگاہوں پر بے گناہ اور معصوم لوگوں کو موت کی وادی میں دھکیل دیا گیا۔**

ہر دینی جماعت خود کو جماعت یا جمعیت کہلاتی ہے جبکہ سیاسی جماعتوں کو عام طور پر پارٹیاں کہا جاتا ہے۔ جماعت یا جمعیت کے لفظوں سے اتحاد اور اتفاق کا تصور ابھرتا ہے جبکہ پارٹی سے تفریق اور جدائی کا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ہماری دینی جماعتیں اور جمعیتیں تفریق اور جدائی کے فلسفے پر یقین رکھتی ہیں؟ دینی طور پر تو ان کا قبلہ ایک ہے لیکن سیاسی اور فرقہ بندی کے لحاظ سے ہر جماعت اور جمعیت کا قبلہ الگ الگ ہے اور ان کے سربراہ کو "قبلہ عالم" کا درجہ دیا جاتا ہے۔ ہر "قبلہ عالم" اپنے پیروکاران کو یقین دہانی کرانے میں کامیاب ہو جاتا ہے کہ

سارے عالم پر ہوں میں چھایا ہوا
مستند ہے میرا فرمایا ہوا

چنانچہ ان کے پیروکاران اپنے اپنے "قبلہ عالم" کا ہر حکم بجالانا اپنے لئے باعث نجات سمجھتے ہیں اور بقول میاں شہباز شریف **جب "قبلہ عالم" منبر رسولؐ پر چڑھ کر اپنے پیروکاران کو حکم دیتا ہے کہ "فلاں کو مار دو تو جنت میں جاؤ گے اور فلاں کو قتل کردو تو اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہو جائے گی"۔ کسی کی جان لینے سے جنت ملے اور اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہو جائے تو "کون کافر" اس کے لئے اپنے "قبلہ عالم" کے حکم کی بجا آوری سے انکار کرے گا؟** میاں شہباز شریف اس سے پہلے بھی اس نازک موضوع پر کئی بار گفتگو کر چکے ہیں۔ ۲۲؍اگست ۱۹۹۷ء کو پہلی بار جب انہوں نے فیصل آباد میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ "معصوم نوجوانوں کو جنت کے ٹکٹ دکھا کر ان سے دہشت گردی کرائی جاتی ہے "۔ تو اس پر بعض مذہبی جماعتوں کی طرف سے وزیر اعلیٰ پنجاب پر بہت تنقید ہوئی تھی۔

یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ بعض مذہبی جماعتوں کے قائدین اپنے شاگردوں اور مریدوں کے ذہنوں میں یہ بات ڈال دیتے ہیں کہ **مخالف فرقے کے لوگوں کو قتل کرنا "جہاد فی سبیل اللہ" ہے اور اگر اس جہاد میں موت واقع ہو جائے تو جہاد کرنے والا "شہید" ہو کر سیدھا جنت میں جائے گا اور اگر زندہ رہا تو وہ غازی کہلائے گا"۔**

(صحافت ۲۴؍اپریل ۱۹۹۹ء۔اشاعت خاص)

اسلام کے شیدائی ہیں خونریزی پہ مائل
ہاتھوں میں جو خنجر ہیں تو پہلو میں کٹارے
سچ بیٹھا ہے اک کونہ میں منہ اپنا جھکا کر
اور جھوٹ کے اڑتے ہیں فضاؤں میں غبارے

(المصلح الموعود)

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔